مذہب شیعہ کے بنیادی چالیس عقیدے

بطلان مذہب شیعہ

تصنیف

امام اہلسنت حضرت

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

نور اللہ مرقدہ

شیعہ مذہب کے تعارف
پر نہایت جامع اور
محققانہ تحریر

تزئین و تقدیم

ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد
فون ۶۳۰۰۲۴

نام کتاب ---------- شیعہ مذہب کے چالیس بنیادی عقیدے

نام مصنف ---------- امام اہلسنّت مولانا عبدالشکور لکھنوی ؒ

تزئین وتقدیم ------- علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ؒ

صفحات ---------------- 64

ناشر ---------- اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد

فون : 041-640024 پاکستان

ھدیہ ---------------- 20 روپے

فاعتبروا یا اولی الابصار (القرآن)

فہرست

	عنوان	صفحات
۱- عرض ناشر	(اول)	۱
۲- تمہید		۸
۳- پہلا عقیدہ	بدا	۱۹
	بدا کے متعلق واقعہ اول و واقعہ دوم	
	عقیدہ بدا کے متعلق علمائے شیعہ کا اقرار	
	عقیدہ بدا کے بارے میں علمائے شیعہ کی تاویلات اور ان کی حقیقت	۸۴
۴- دوسرا عقیدہ	خدا کو حالت غضب میں دوست و دشمن کی تمیز باقی نہیں رہتی	۲۸
۵- تیسرا عقیدہ	خداوند عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ڈرتا تھا۔	۲۸
۶- چوتھا عقیدہ	شیعوں کے نزدیک خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے	۲۹
۷- پانچواں عقیدہ	خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں	۲۹
۸- چھٹا عقیدہ	شیعوں کے نزدیک نبیوں کی ذات میں اصول کفر ہوتے ہیں۔	۲۹
۹- ساتواں عقیدہ	نبیوں میں بعض خطائیں ہوتی ہیں	۳۱
۱۰- آٹھواں عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مخلوق سے ڈرتے تھے	۳۲
۱۱- نواں عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے انعام کو واپس کردیتے تھے	۳۲

	عنوان	صفحات
۱۲- دسواں عقیدہ	انبیاء علیہم السلام اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے طلب کرتے تھے	۳۴
۱۳- گیارہواں عقیدہ	رسول ﷺ نے اپنی جائیداد اپنی بیٹی کو ہبہ کردی	۳۵
۱۴- بارہواں عقیدہ	تحریف قرآن	۳۶
۱۵- تیرہواں عقیدہ	ازواج مطہرات طالب دنیا تھیں	۳۶
۱۶- چودہواں عقیدہ	حضرت علی کو ازواج مطہرات کے طلاق دے دینے کا اختیار تھا	۳۶
۱۷- پندرہواں عقیدہ	شیعوں کے نزدیک ازواج مطہرات اہل بیت سے خارج ہیں	۳۶
۱۸- سولہواں عقیدہ	حضرات صحابہ کرام مومن نہ تھے	۳۶
۱۹- سترہواں عقیدہ	بارہ اماموں کو رسول کا ہم پلہ تصور کرنا شیعوں کا بے حد ضروری عقیدہ ہے	۳۶
۲۰- اٹھارہواں عقیدہ	آئمہ پیدا ہوتے ہی تمام آسمانی کتابیں پڑھ ڈالتے ہیں	۳۶
۲۱- انیسواں عقیدہ	بارہویں امام غائب ہوگئے	۳۷
۲۲- بیسواں عقیدہ	اماموں کے پاس تمام انبیاء کے معجزات ہوتے ہیں۔	۳۷
۲۳- اکیسواں عقیدہ	امام حسین کی شہادت کے وقت فرشتوں کو غلط فہمی ہوگئی	۳۷
۲۴- بائیسواں عقیدہ	حضرت علی کے لئے حضور کی ایک عجیب وغریب وصیت	۳۷
۲۵- تیئسواں عقیدہ	حضرت علی کا خلاف وصیت رسول عمل کرنا	۳۷
۲۶- چوبیسواں عقیدہ	حضرت علی کو اپنے لشکر پر اعتماد نہ تھا	۳۷
۲۷- پچیسواں عقیدہ	اصحاب آئمہ کے اختلافات پر شیعوں کو کوئی اعتراض نہیں۔	۳۷
۲۸- چھبیسواں عقیدہ	اصحاب آئمہ سچائی، امانت اور وفاداری سے خالی ہیں	۳۸

صفحات	عنوان
۴۳	۲۹۔ ستائیسواں عقیدہ اصحاب آئمہ نے نہ اصول دین کو تعین کے ساتھ حاصل کیا نہ فروع دین کو
۴۴	۳۰۔ اٹھائیسواں عقیدہ جھوٹ بولنا مذہب شیعہ میں بہت بڑی عبادت ہے
۴۷	۳۱۔ انتیسواں عقیدہ دین کا چھپانا نہایت ضروری ہے
۴۸	۳۲۔ تیسواں عقیدہ مذہب شیعہ میں زنا جائز ہے
۴۹	۳۳۔ کیسواں عقیدہ متعہ کا درجہ نماز روزہ سے بھی بڑھ کر ہے
۵۱	۳۴۔بتیسواں عقیدہ گالی دینا مذہب شیعہ میں نہایت مہتم بالشان عبادت ہے
۵۱	۳۵۔تیتسواں عقیدہ غیر مسلم عورتوں کو برہنہ دیکھنا جائز ہے
۵۱	۳۶۔چوتیسواں عقیدہ مذہب شیعہ میں ستر عورت صرف بدن کا رنگ ہے
۵۲	۳۷۔پینتیسواں عقیدہ عورتوں کے ساتھ خلاف وضع حرکت کرنا جائز ہے
۵۳	۳۸۔چھتیسواں عقیدہ بلا وضو اور بلا غسل سجدہ تلاوت و نماز جنازہ جائز ہے
۵۳	۳۹۔ سینتیسواں عقیدہ مذہب شیعہ میں دغابازی اور فریب عمدہ چیز ہے
۵۴	۴۰۔ اڑتیسواں عقیدہ آئمہ کی قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے
۵۴	۴۱۔ انتالیسواں عقیدہ نجاست میں پڑی ہوئی روٹی کھالینا جائز ہے
۵۵	۴۲۔ چالیسواں عقیدہ آئمہ کا مذہب اختلاف سے بھرا ہوا ہے
۵۸	۴۳۔حضرت عثمان پر قرآن شریف کے جلانے کا اہتمام
۵۹	۴۴۔ مصحف فاطمہ و کتاب علی وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مذہب شیعہ کے بنیادی چالیس (۴۰) عقیدے

عرض ناشر (اول)

زیر نظر رسالہ " چالیس ۴۰ عقیدے ، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی ؒ کی ان علمی تحقیقات کا ایک بے حد مختصر نمونہ ہے جو حضرت موصوف نے مذہب شیعہ کے تعارف کے لئے فرمائی ہیں۔

انسان پرستی شیعہ مذہب کی بنیاد ہے۔ بارہ اماموں کو خدائی اختیارات دینا خدا کو بداء (بھول چوک) کی تعلیم کرنا۔ سادات کی اس قدر فضیلت بیان کرنا اور اعمال صالح سے یک دم چشم پوشی۔

مذہب شیعہ میں عبادت کون سی ہے؟ گالی دینا (تبرا) جھوٹ بولنا (تقیہ) متعہ (زناء) کرنا زیادہ سے زیادہ تعزیے نکالنا، ماتم کرنا، مجالس منعقد کروانا، شیعوں کی اصل عداوت قرآن کریم سے ہے۔ ظاہر ہے جس مذہب کی بنیاد ابن سبا اور اس کی ذریت ڈال رہے تھے۔ قرآن کریم اس کی مزاحمت کر رہا ہے۔ جس سے مذہب شیعہ کا گھروندہ بالکل مٹا جاتا ہے۔

ایران میں خمینی کے برسراقتدار آنے کے بعد اس ضرورت کا شدت سے احساس ہوا کہ اہلسنت والجماعت کے سامنے اختصار کے ساتھ مذہب شیعہ کا تعارف کرایا جائے تاکہ سنیوں میں خمینی کے برپا کردہ انقلاب کی وجہ سے جو غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کا ازالہ ہو۔ بہت سے سادہ لوح ناواقف مسلمان محض کم علمی کی بنیاد پر شیعوں کو اسلامی فرقہ تصور کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ برتتے ہیں۔ جس کی بناء پر بے پناہ

مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ علمائے امت کے نزدیک شیعوں کا کفر مسلمہ ہے لیکن عوام الناس اس سے بے خبر ہیں۔ چنانچہ اس ضرورت شدیدہ کے پیش نظر یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔ جو حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمتہ کی معرکتہ الآرا کتاب تنبیہ الحائرین کے مقدمہ و تکملہ پر مبنی ہے۔ جس میں مذہب شیعہ کے چالیس ۴۰ اہم مسائل کا ذکر ہے۔

امید ہے کہ اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد اہل سنت والجماعت کو مذہب شیعہ کی حقیقت معلوم کرنے میں دقت نہ ہوگی۔ جو اس رسالہ کی اشاعت کا بڑا مقصد ہے۔ حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور امت مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

عبدالعلیم فاروقی لکھنوی

۱۱۔ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

------- از مصنف

مذہب شیعہ کے برابر خلاف عقل کوئی مذہب دنیا میں نہیں۔ نہ اصول مطابق عقل ہیں نہ فروع۔ بانیان مذہب شیعہ خود بھی جانتے تھے کہ جس مذہب کو وہ ایجاد کر رہے ہیں۔ اس کی کوئی بات عقل کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے بطور پیش بندی کے انہوں نے یہ حدیث تصنیف کر لی کہ ائمہ معصومین فرماتے ہیں۔

ان حدیثنا صعب مستصعب لایحتمله الانبی مرسل او ملک مقرب او عبد مومن امتحن الله قلبه للایمان

(اصول کافی)

ترجمہ:۔ ہماری حدیثیں سخت مشکل ہیں۔ سوا نبی مرسل یا فرشتہ مقرب کے یا اس بندہ مومن کے جس کے قلب کو خدا نے ایمان کے لئے جانچ لیا ہو کوئی شخص ان کو سمجھ نہیں سکتا۔

یہ تو شیعہ مذہب کی حالت ہے اس پر مجتہد کہہ رہے ہیں کہ یہی ایک مذہب عقل کے مطابق ہے اچھا فرمائیے۔

(۱) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کو بدا ہوتا ہے یعنی وہ جاہل ہے اور اسی وجہ سے اس کی اکثر پیش گوئیاں غلط ہو جاتی ہیں اور نادم و پشیمان ہوتا ہے اور پھر اس عقیدہ کو اس قدر ضروری بتانا کہ جب تک اس عقیدہ کا اقرار نہیں لیا گیا۔ کسی

نبی کو نبوت نہیں ملی۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ڈرتا تھا اس لئے اس نے بعض کام ان سے چھپا کر کئے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ بندوں کی عقل کا محکوم ہے اور اس پر عدل واجب ہے۔ صلح واجب ہے یعنی بندوں کے حق میں جو کام زیادہ مفید ہو خدا پر واجب ہے کہ وہ کام کیا کرے۔ اسی بناء پر خدا کے ذمہ واجب کیا گیا کہ ہر زمانے میں ایک امام معصوم کو قائم رکھے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شیعوں کا سوچا ہوا انتظام جب دنیا میں نہ پایا جائے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے تو خدا پر ترک واجب کا جرم قائم ہو۔ آج کل بھی صدیوں سے خدا ترک واجب کا ارتکاب کر رہا ہے کہ کوئی امام معصوم اس نے قائم نہیں کیا۔ ایک صاحب صدیوں سے کسی غار میں روپوش بیان کئے جاتے ہیں نگران کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ کیونکہ ان سے کسی کو فائدہ پہنچنا تو درکنار ملاقات تک نہیں ہو سکتی۔ یہ عقیدہ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۴) خدا کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ جب اس کو غصہ آتا ہے تو دوست و دشمن کی اس کو تمیز نہیں رہتی کس عقل کے مطابق ہے؟

(۵) بہ تقلید مجوس یہ عقیدہ رکھنا کہ خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں بلکہ بندے بھی بہت سی چیزوں کے خالق ہیں۔ صفت خالقیت میں خدا کے لاکھوں کروڑوں بے گنتی بے شمار شریک ہیں اور پھر اپنے کو موحد کہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

سچ پوچھو تو شیعوں کا یہ عقیدہ مجوسیوں سے بدرجہا بڑھ گیا مجوسی صرف دو خالق کے قائل ہیں۔ ایک یزدان دوسرا اہرمن۔ مگر شیعہ تو بے گنتی بے شمار خالق بتلاتے ہیں۔ پھر

نہ معلوم کس قانون سے مجوسی بے چارے تو مشرک قرار دیئے جائیں اور شیعہ موحد۔
ان ھذاالشئی عجیب

(۶) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان میں اصول کفر موجود ہوتے ہیں۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۷) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان سے بعض ایسی خطائیں سرزد ہوتی ہیں کہ اس کی سزا میں ان سے نور نبوت چھن جاتا ہے۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۸) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ مخلوق سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ احکام خداوندی کی تبلیغ مارے ڈر کے نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ سید الانبیاء نے بہت سی آیتیں قرآن شریف کی صحابہ کے ڈر سے چھپا ڈالیں جن کا آج تک کسی کو علم نہیں ہوا نہ اب ہو سکتا ہے۔ جب کوئی حکم خواہ مخواہ تبلیغ کرانا ہو تا تو خدا کو بار بار تاکید کرنا پڑتی تھی۔ اس پر بھی کام نہ نکلتا تو خدا کو وعدہ حفاظت کرنا پڑتا تھا۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۹) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ خدا کے انعام کو واپس کر دیتے تھے۔ بار بار خدا انعام بھیجتا تھا اور وہ بار بار واپس کرتے تھے آخر خدا کو کچھ اور لالچ دینا پڑتا تھا اس وقت اس انعام کو قبول کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۰) نبیوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے مانگتے تھے اور خدا نے ان کو ایسے قابل شرم کام کی اجازت دی تھی کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۱) آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ نے اپنی رحلت کے قریب ایک بڑی آمدنی کی جائیداد جو بحیثیت جہاد حاصل ہوئی تھی اپنی بیٹی کو ہبہ کر دی تھی جب کہ حکومت اسلامیہ بالکل مفلس اور حاجت مند تھی کس عقل کے

مطابق ہے؟

(۱۲) قرآن شریف کی بابت یہ عقیدہ رکھنا۔ اس میں پانچ قسم کی تحریف ہوئی کم کردیا گیا، بڑھا دیا گیا، الفاظ بدل دیئے گئے، حرف بدل دیئے گئے، اس کی ترتیب آیتوں اور سورتوں کی خراب کردی گئی اور اب موجودہ قرآن میں نہ فصاحت وبلاغت ہے نہ وہ معجزہ ہے بلکہ وہ دین اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اس میں ہے۔ پھر یہ بھی کہنا کہ باوجود ان سب باتوں کے دین اسلام باقی ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۳) آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات جن کو قرآن شریف میں ایمان والوں کی ماں فرمایا اور نبی کو حکم دیا کہ اگر یہ طالب دنیا ہوں تو ان کو طلاق دے دیجئے ان کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ نعوذ باللہ منافقہ تھیں، طالب دنیا تھیں اور باوجود اس کے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی صحبت میں رکھتے ان سے اختلاط و ملاطفت فرماتے رہے کس عقل کی بات ہے؟

(۱۴) یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت علی کو آنحضرت ﷺ کی ازواج کے طلاق دینے کا اختیار تھا۔ اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی نہیں بلکہ آپ کی وفات کے بعد اور بہت بعد حضرت عائشہ صدیقہ کو طلاق دے دی۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۵) آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرنا کس عقل کی بات ہے؟

لفظ اہل بیت از روئے قواعد و لغت عرب و محاورہ قرآنی زوجہ کے لئے مخصوص ہے۔ شیعوں نے زوجہ کو تو اہل بیت سے خارج کردیا اور جن لوگوں کو مجازی طور پر ازراہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت فرمایا تھا ان کے لئے اس لفظ کو خاص کردیا۔

(۱٦) صحابہ جنہوں نے تمام دنیا میں اسلام پھیلایا جو قبل ہجرت ایسے نازک وقت میں اسلام لائے کہ اس وقت کلمہ اسلام کا پڑھنا اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا تھا اور جب کہ بظاہر اسباب کوئی امید نہ تھی کہ کبھی اس دین کا عروج ہو گا۔ جنہوں نے دین کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں سالہا سال تک اٹھائیں۔ جنہوں نے دین کے لئے اپنا وطن چھوڑا۔ اپنے اعزہ و اقارب سے قطع تعلق کیا۔ جنہوں نے کافروں کی بڑی بڑی سلطنتیں زیر و زبر کر کے اسلامی تعلیم کو وہاں رواج دیا جو تیئس برس تک شب و روز سفر و حضر میں ہم رکاب و ہم صحبت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے۔ ان حضرات کے بابت (جو ہزاروں لاکھوں تھے) یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ سب لوگ دین اسلام کے دشمن تھے۔ مال دنیا کے موہوم لالچ میں منافقانہ مسلمان ہوئے تھے اور نبی کے بعد سب کے سب سوا تین چار کے مرتد ہو گئے۔ قرآن میں تحریف کر دی اور وہی محرف قرآن تمام دنیا میں رائج ہو گیا۔ نبی کی بیٹی کو انہوں نے مارا پیٹا، حمل گرایا، مار ڈالا، سید الانبیاء کی تیئس برس کی صحبت و تربیت نے ان پر ذرہ برابر اثر نہ کیا وغیرہ وغیرہ۔ یہ اعتقاد کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۷) اپنے خانہ ساز اماموں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ نبیوں کی طرح معصوم و مفترض الطاعۃ ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رتبہ اور باقی انبیاء سے افضل تھے باوجود اس کے کہ ان کو نبی نہ کہنا چاہیے۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۸) اماموں کے بابت یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ ران سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کی پیشانی پر آیت لکھی ہوتی ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۱۹) امام مہدی کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ چار برس کی عمر میں قرآن شریف اور

تمام برکات لے کر بھاگ گئے اور سنیوں کے خوف سے ایک غار میں جا کر چھپ رہے اور صدیوں سے اسی غار میں چھپے بیٹھے ہیں۔ کسی کو نظر نہیں آتے کس عقل کے مطابق ہے؟

(ف) امام مہدی کے غائب ہونے کا قصہ تمام تر خلاف عقل باتوں سے بھرا ہوا ہے، بھلا بتائیے تو اب کون سا خوف ہے جو وہ باہر نہیں نکلتے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ڈنکے کی چوٹ دعویٰ نبوت کا کرے۔ اپنے کو انبیاء سے افضل کہے۔ حضرت عیسیٰ کی توہین کرے۔ جھوٹی پیشن گوئیاں بیان کرے۔ اپنے نہ ماننے والے مسلمان کو کافر کہے اور کوئی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ آپ کے امام مہدی مرزا سے زیادہ کون سی ایسی بات کہتے۔ وہ بھی اپنے کو نبیوں سے افضل کہتے۔ صحابہ کرام کی توہین کرتے۔ جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کرتے۔ اپنے کو معصوم مفترض الطاعۃ کہتے۔ اپنے نہ ماننے والے کو ناری کہتے۔ قرآن کی توہین کرتے تو بس پھر ان کو ایسا کیا خوف ہے کہ وہ باہر نہیں نکلتے۔

(۲۰) اماموں کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کے پاس عصائے موسیٰ، انگشتری سلیمان اور بڑے بڑے معجزات اور بڑے بڑے لشکر جنات کے ہوتے ہیں اور ان کو اپنے مرنے کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔ بالخصوص حضرت علی میں علاوہ ان اوصاف کے قوت جسمانی بھی مافوق الفطرت تھی کہ جبرئیل جیسے شدید القویٰ فرشتہ کے پر کاٹ ڈالے پھر باوجود ان عظیم الشان طاقتوں کے یہ عقیدہ رکھنا کہ قرآن محرف ہو گیا۔ فدک چھن گیا۔ حضرت فاطمہ پر مار پڑی، حمل گرایا گیا، شہید کی گئیں۔ حضرت علی کی لڑکی بجبر چھین لی گئی۔ حضرت علی گردن میں رسی ڈال کر کھینچے گئے۔ زبردستی بیعت لی گئی مگر وہ کچھ نہ بولے نہ معجزات سے کام لیا نہ لشکر جنات سے نہ اس پر کچھ دل

مضبوط ہوا کہ میری موت کا تو فلاں وقت مقرر ہے اور وہ بھی میرے اختیار میں ہے۔ کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۱) باوجود ان سب قوتوں اور سامانوں کے یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت علی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کر گئے تھے کہ چاہے قرآن محرف ہو جائے کعبہ گرا دیا جائے تمہاری عزت خاک میں ملا دی جائے مگر تم صبر کئے ہوئے خاموش بیٹھے رہنا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۲۲) باوجود وصیت رسول کے اور با وصف معصوم ہونے کے حضرت علی کا ام المومنین حضرت صدیقہؓ اور حضرت معاویہؓ سے اس بنیاد پر لڑنا کہ وہ لوگ بے دینی کا کام کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے؟

ام المومنینؓ اور حضرت معاویہؓ نے کون سی بے دینی خلفائےؓ ثلاثہ سے بڑھ کر کی تھی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ معاذ اللہ خلفائے ثلاثہ کے کام حضرت معاویہ وغیرہ سے بدرجہا بڑھ کر ہیں۔ قرآن میں تحریف کرنا، متعہ جیسی مرغوب عبادت کو حرام کرنا، نماز تراویح جیسے گناہ بے لذت کو رواج دینا، فدک چھیننا، حضرت فاطمہ کو زدوکوب کرنا، حضرت علی کی گردن میں رسی ڈال کر زبردستی بیعت لینا، ام کلثوم کو غصب کرنا، ان مظالم سے بڑھ کر بلکہ ان کے برابر کون سا ظلم حضرت معاویہ وغیرہ کا تھا۔ حضرت علیؓ خلفائےؓ ثلاثہ سے نہ لڑے اور ان سے لڑے۔ زندگی بھر خلفائے ثلاثہ کی خوشامد اور ان کی جھوٹی تعریفیں کرتے رہے اور حضرت معاویہ سے برسرپیکار ہوئے۔ کوئی مجتہد صاحب صرف اسی ایک بات کو کسی طرح مطابق عقل کر کے دکھا دیں۔

(۲۳) باوجود اس کے کہ حضرت علی کے حالات خلاف شجاعت و خلاف حمیت و غیرت کتب معتبرہ شیعہ میں بکثرت موجود ہیں۔ جن میں سے کچھ قدر قلیل اوپر بیان ہوئے۔ بقول شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمر بھر اپنا اصلی مذہب چھپائے

رہے۔ ہمیشہ جھوٹ بولا کئی لوگوں کو جھوٹے مسئلہ بتاتے رہے پھر ان کو اسد اللہ الغالب اور اشجع الاشجعین کہنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۲۴) باوجود حضرت علی کے ان حالات کے اور باوجود اس کے کہ حضرت علی سے زندگی بھر کوئی کار نمایاں نہیں ہوا زمانہ رسول میں جو کام انہوں نے کئے وہ رسول کی پشت پناہی اور ان کے اقبال سے۔ ان کا ذاتی جوہر تو اس وقت معلوم ہوتا جب وہ رسول کے بعد کوئی کام کر کے دکھاتے مگر ایسا واقعہ بھی کوئی شیعہ نہیں پیش کر سکتا۔ ایسے شخص کی بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ اصلاح عالم اسی کی خلافت میں تھی اور رسول نے اسی کو اپنا خلیفہ بنایا تھا کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۲۵) اصحاب آئمہ میں باہم نزاع ہوا اور باوصف امام کے زندہ موجود ہونے کے وہ نزاع رفع نہ ہوا بلکہ ترک سلام و کلام کی نوبت آجائے مگر شیعہ ان میں سے کسی کو خاطی نہ کہیں سب کو اچھا سمجھیں اور اصحاب رسول میں اگر کوئی ایسا واقعہ ہو گیا ہو تو وہاں ایک فریق کو برا کہنا ضروری سمجھیں کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۲۶) اصحاب آئمہ میں باقرار شیعہ نہ امانت تھی نہ صدق آئمہ پر افترا بھی کرتے تھے۔ آئمہ ان کی تکذیب بھی کرتے تھے، آئمہ سے نہ انہوں نے اصول دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیا تھا نہ فروع کو آئمہ ان سے تقیہ کرتے رہے اپنا اصلی مذہب ان سے چھپایا۔ بایں ہمہ ان اصحاب آئمہ کی روایات پر اعتبار کرنا اور شیعہ کی تعلیمات کو آئمہ کی طرف کرنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۲۷) اولاد رسول میں گنتی کے بارہ تیرہ اشخاص کو مان کر باقی سینکڑوں ہزاروں نفوس کو برا کہنا ان سے عداوت رکھنا ان پر تبرا بھیجنا اور اس حالت پر محبت آل رسول کا دعویٰ کرنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

یہاں تک تو آپ کے اعتقادات کو نمونہ کےلیے از ہزار و مشتے از خروارد کھایا گیا اب ذرا اعمال کی طرف توجہ فرمائیے۔

(۲۸) جھوٹ بولنا جس کو ہر زمانہ میں تمام دنیا کے عقلاء نے بدترین عیب قرار دیا تمام مذاہب نے اس کو گناہ عظیم مانا۔ اس کو عبادت قرار دینا اور پھر عبادت بھی اس درجہ کی کہ دین کے دس حصہ میں ان میں سے نو حصے جھوٹ میں ہیں اور ایک حصہ باقی عبادات نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور جہاد وغیرہ میں ہے اور جو جھوٹ نہ بولے وہ بے دین و بے ایمان ہے اور انبیاء و آئمہ و پیشوایان دین مبلغین شریعت کا دین یہی تھا کہ وہ جھوٹ بولتے اور جھوٹے مسئلے لوگوں کو بتایا کرتے تھے کس عقل کے مطابق ہے؟

ضرورت شدیدہ کے وقت جھوٹ بولنا اگر جائز ہوتا یعنی اس کے ارتکاب میں نہ گناہ ہوتا نہ ثواب تو اس میں کچھ اعتراض نہ ہوتا۔

ضرورت شدیدہ کے وقت سور کا گوشت کھالینا بھی جائز ہے۔ جو کچھ اعتراض ہے وہ اس کے عبادت اور بے انتہا ثواب اور اس کے رکن اعظم دین ہونے پر اور اس پر کہ پیشوایان مذہب کا اس کو شیوہ گنا جاتا ہے اور وہ بھی دینی تعلیم میں۔

(۲۹) دین و مذہب کے چھپانے کی تاکید کرنا اور اپنا اصلی مذہب ظاہر کرنے کو بدترین گناہ قرار دینا کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۰) زناء کی اجازت دینا اور اس کو حلال کہنا، عورت و مرد کی رضامندی کو نکاح کے لئے کافی قرار دینا نہ گواہ کی ضرورت نہ مہر کی نہ کسی اور شرط کی کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۱) متعہ کو نہ صرف حلال کہنا بلکہ اس کو ایسی اعلیٰ عبادت قرار دینا اور اس میں ایسا ثواب بیان کرنا کہ نکاح تو نکاح نماز، روزہ، حج و زکوۃ میں بھی وہ ثواب ملتا نہیں

کس عقل کے مطابق ہے ؟

کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ متعی مرد و عورت جو حرکات کرتے ہیں ہر حرکت پر ان کو ثواب ملتا ہے۔ غسل کرتے ہیں تو غسالہ کے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اور یہ فرشتے قیامت تک تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور اس کا ثواب متعی مرد و عورت کو ملتا ہے۔ ایک مرتبہ متعہ کرے تو امام حسین کا دو مرتبہ کرے تو امام حسن کا تین مرتبہ کرے تو حضرت علی کا چار مرتبہ کرے تو رسول خدا کا رتبہ ملتا ہے۔ جو متعہ نہ کرے گا وہ قیامت کے دن نکٹا اٹھے گا۔ استغفراللہ

(۳۲) اصحاب رسول کو برا کہنا گالی دینا اور سب و شتم کو اعلیٰ درجہ کی عبادت سمجھنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

دشنام عذ ہے کہ طاعت باشد
مذہب معلوم اہل مذہب معلوم

(۳۳) کافر عورتوں کو ننگا دیکھنے کا جواز کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۳۴) ستر عورت صرف بدن کے رنگ کو قرار دینا اور کوئی ایسا ضماد وغیرہ جس سے صرف بدن کا رنگ بدل جائے لگا کر لوگوں کے سامنے برہنہ ہو جانا کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۳۵) عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر یعنی فعل خلاف وضع فطری کا ارتکاب جائز کہنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۳۶) بے وضو بلا غسل سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ کو جائز کہنا کس عقل کے مطابق ہے ؟

(۳۷) کسی میت کی نماز جنازہ میں شریک ہو کر بجائے دعا کے اس کو بددعا دینا سخت دغا

فریب ہے کیوں کہ نماز جنازہ دعائے خیر کے لئے ہے نہ کہ دعائے بد کے لئے۔ یہ دغافریب کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۸) نماز زیارت آئمہ ان کی قبروں کی طرف منہ کر کے پڑھنا گو قبلہ کی طرف پیٹھ ہو جائے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۳۹) نجاست غلیظ میں پڑی ہوئی روٹی کو آئمہ معصومین کی غذا بتانا اور یہ کہنا کہ جو ایسی غذا کھائے وہ جنتی ہے کس عقل کے مطابق ہے؟

(۴۰) احادیث آئمہ میں اس قدر اختلاف ہونا کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں اماموں نے مختلف و متضاد فتوے نہ دیئے ہوں کس عقل کے مطابق ہے؟

اکابر مجتہدین شیعہ اپنی احادیث کے اس عظیم الشان اختلاف سے سخت حیران و پریشان ہیں۔ واقعی ایسا اختلاف کسی مذہب کی روایت میں نہیں ہے مجتہدین شیعہ کو مجبور ہو کر اس کا اقرار کرنا پڑا کہ ہمارے آئمہ معصومین کا اختلاف سینوں کے شافعی حنفی کے اختلاف سے بدرجہا زائد ہے۔ بہت سے شیعہ جب اپنے اس مذہبی اختلاف سے واقف ہوئے تو مذہب شیعہ سے پھر گئے اس کا بھی اقرار مجتہدین شیعہ کی زبان سے موجود ہے۔

چالیس 40 عقیدے

اب ان مسائل کے لئے کتب شیعہ کا حوالہ اوران کی کتب کی اصلی عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ذریعہ ہدایت بنائے خدا کرے کہ شیعہ اس رسالے کو دیکھ کر اپنے مذہب کی اصلی حقیقت سے واقف ہو جائیں اور اس بات کو سمجھ لیں کہ ایسے بے بنیاد مذہب کا نتیجہ سوا دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب کے کچھ نہیں ہے۔ واللہ الموفق و المعین

پہلا عقیدہ:- شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو بدا ہوتا ہے یعنی معاذ اللہ وہ جاہل ہے۔ اس کو سب باتوں کا علم نہیں۔ اسی وجہ سے اس کی اکثر پیشین گوئیاں غلط ہو جاتی ہیں اور اس کو اپنی رائے بدلنا پڑتی ہے۔

یہ عقیدہ مذہب شیعہ میں اس قدر ضروری ہے کہ آئمہ معصومین کا ارشاد ہے کہ جب تک اس عقیدہ کا اقرار نہیں لے لیا گیا کسی نبی کو نبوت نہیں دی گئی اور خدا کی عبادت اس عقیدہ کی برابر کسی عقیدہ میں نہیں ہے۔

اصول کافی ص ۸۴ پر ایک مستقل باب بدا کا ہے۔ اس باب کی چند حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

عن زرارة بن اعین عن احدهما قال ما عبدالله بشئی مثل البدا.

زرارہ ابن اعین سے روایت ہے انہوں نے امام باقر یا صادق سے روایت کی ہے کہ اللہ کی بندگی بدا کے برابر کسی چیز میں نہیں ہے۔

عن مالک الجهنی قال سمعت ابا عبدالله یقول لو علم الناس ما فی القول بالبدا من الاجر ما فتروا عن الکلام منه

مالک جہنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اگر لوگ جان لیں کہ بداء کے قائل ہونے میں کس قدر ثواب ہے کبھی اس کے قائل ہونے سے باز نہ رہیں۔

عن مرازم بن حکیم قال سمعت ابا عبدالله علیہ السلام یقول ماتنبا نبی قط حتی یقر اللہ بخمس خصال البدا. والمشیتہ والسجود والعبودیتہ والطاعتہ	مرازم بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے امام جعفر صادق سے سنا وہ فرماتے تھے کہ کوئی نبی کبھی نبی نہیں بنایا گیا یہاں تک کہ وہ پانچ چیزوں کا اقرار نہ کرے۔ بداء کا اور مشیت کا اور سجدہ کا اور عبودیت کا اور اطاعت کا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ عقیدہ بدا کیسی ضروری چیز ہے۔ اب رہی بات کہ بدا کیا چیز ہے۔ اس کے لئے لغت عرب دیکھنا چاہیے۔ اس کے بعد کچھ واقعات بدا کے کتب شیعہ سے پیش کروں گا۔ پھر علمائے شیعہ کا اقرار کہ بے شک بداء کے معنی یہی ہیں کہ خدا جاہل ہے۔

لغت عرب:۔ بداء عربی زبان کا لفظ ہے تمام لغت کی کتابوں میں لکھا ہے۔ بدا لہ ای ظہر لہ مالم یظہر یعنی بدا کے معنی ہیں نامعلوم چیز کا معلوم ہو جانا۔ یہ لفظ اسی معنی میں قرآن شریف میں بکثرت مستعمل ہے۔

رسالہ "ازالتہ الغرور" امروہہ کے مصنف کو دیکھئے عقیدہ بدا کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہاں دو لغتیں ہیں۔ بدا بالالف اور بدا ہمزہ ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل ہے۔ بدا ہمزہ کے معنی شروع ہونا، اس میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ہے۔ یہ ہے ان لوگوں کی لغت دانی اور اس پر یہ لن ترانی لاحول و لاقوہ الا باللہ

واقعات:۔ بدا کے واقعات کتب شیعہ میں بہت ہیں مگر ہم یہاں صرف دو واقعوں کا ذکر کافی سمجھتے ہیں۔ اول یہ کہ امام جعفر صادق نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد میرے بیٹے اسمٰعیل کو امامت کے لئے نامزد کیا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ امام کی علامات جو کتب شیعہ میں لکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام ران سے پیدا ہوتا ہے اور اس

کی پیشانی پر آیت تمت کلمته ربک صدقا و عدلا لکھی ہوتی ہے نیز رسول خدا حضرت علی کو بارہ لفافے سربمہر دے گئے تھے جو خدا کی طرف سے اترے تھے۔ جبرئیل لائے تھے پس ضروری ہے کہ اسمٰعیل بھی ران سے پیدا ہوئے ہوں گے ان کی پیشانی پر آیت بھی لکھی ہوگی۔ ایک لفافہ بھی ان کے نام ہوگا مگر افسوس کہ خدا کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسمٰعیل میں یہ قابلیت نہیں ہے چنانچہ پھر خدا کو اعلان کرنا پڑا کہ اسمٰعیل امام نہ ہوں گے بلکہ موسیٰ کاظم امام ہوں گے۔ علامہ مجلسی بحار الانوار میں روایت فرماتے ہیں اور اس روایت کو محقق طوسی بھی نقد المحصل میں لکھتے ہیں کہ:

عن جعفر الصادق انه جعل اسمعیل القائم مقامه بعده فظهر من اسمعیل مالم یرتضه منه فجعل القائم مقامه موسی فسئل عن ذالک فقال بدا لله فی اسمعیل	امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے اسمٰعیل کو قائم مقام اپنے بعد کے لئے مقرر کیا مگر اسمٰعیل سے کوئی بات ایسی ظاہر ہوئی جس کو انہوں نے پسند نہ کیا لہٰذا انہوں نے موسیٰ کو اپنا قائم مقام بنایا اس کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ کو اسمٰعیل کے بارہ میں بدا ہو گیا۔

ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں جس کو شیخ صدوق نے رسالہ اعتقادیہ میں لکھا ہے کہ

مابدا الله فی شیئی کما بدا له فی اسمعیل ابنی	اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا بدا میرے بیٹے اسمٰعیل کے بارہ میں ہوا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ امام علی تقی نے خبر دی کہ میرے بعد میرے بیٹے محمد امام ہوں گے۔ مگر خدا کو یہ معلوم نہ تھا کہ محمد اپنے والد کے سامنے مر جائیں گے۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو خدا کو اپنی رائے بدلنی پڑی اور خلاف قاعدہ مقررہ کہ بڑے بیٹے کو امامت ملتی ہے حسن عسکری کو امام بنایا۔

اصول کافی ص ۲۰۴ میں ہے۔

عن ابی الهاشم الجعفری قال کنت عند ابی الحسن علیه السلام بعد ما مضی ابنه ابوجعفر و انی لافکر فی نفسی ارید ان اقول کانهما اعنی ابا جعفر وابا محمد فی هذا الوقت کابی الحسن موسی و اسمعیل وان قصته کقصتهما اذا کان ابو محمد المرجا بعد ابی جعفر فاقبل علی ابوالحسن علیه السلام قبل ان انطق فقال نعم یا ابا هاشم بداء الله فی ابی محمد بعد ابی جعفر مالم تکن تعرف له کما بدا له فی موسی بعد مضی اسمعیل ما کشف به عن حاله وهو کما حدثتک نفسک وان کره المبطلون وابو محمد ابنی الخلف بعدی عنده علم ما یحتاج الیه ومعه اله الامامه

ابوالہاشم جعفری سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے میں ابوالحسن (یعنی امام تقی) علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب کہ ان کے بیٹے ابو جعفر یعنی محمد کی وفات ہوئی۔ میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا اور یہ کہنا چاہتا تھا کہ محمد اور حسن عسکری کا اس وقت وہی حال ہوا جو امام موسیٰ کاظم اور اسمٰعیل فرزندان امام جعفر صادق کا ہوا تھا۔ ان دونوں کا واقعہ بھی ان دونوں کے واقعہ کے مثل ہے کیوں کہ ابو محمد (یعنی حسن عسکری) کی امامت بعد ابو جعفر (یعنی محمد) کے مرنے کے ہوئی تو امام نقی میری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں (روشن ضمیری دیکھئے) فرمایا اے ابو ہاشم اللہ کو ابو جعفر کے مر جانے کے بعد ابو محمد کے بارے میں بدا ہوا جو بات معلوم نہ تھی وہ معلوم ہو گئی جیسا کہ اللہ کو اسمٰعیل کے بعد موسیٰ کے بارہ میں بدا ہوا تھا۔ جس نے اصل حقیقت ظاہر کر دی اور یہ بات ویسی ہی ہے جیسی تم نے

خیال کی اگرچہ بدکار لوگ اس کو ناپسند
کریں اور ابو محمد (یعنی حسن عسکری)
میرے بعد میرا خلیفہ ہے اس کے پاس تمام
ضرورت کی چیزوں کا علم ہے اور اس کے
پاس آلہ امامت بھی ہے۔

اقرار:۔ اگرچہ ایسی صاف بات کے لئے اقرار کی ضرورت نہ تھی مگر خدا کی قدرت ہے کہ علمائے شیعہ نے اگرچہ اہل سنت کے مقابلہ میں تو ہمیشہ تاویلات سے کام لیا لیکن آپس کی تحریروں میں انہوں نے صاف اقرار کر لیا ہے کہ بدا سے خدا کا جاہل ہونا لازم آتا ہے۔ شیعوں کے مجتہد اعظم مولوی دلدار علی اساس الاصول مطبوعہ لکھنؤ کے ص ۲۱۹ پر لکھتے ہیں۔

اعلم ان البدا لا ینبغی ان یقول بہ لانہ یلزم منہ ان یتصف الباری تعالی بالجہل کما لا یخفی	جاننا چاہیے کہ بدا اس قابل نہیں کہ کوئی اس کا قائل ہو کیوں کہ اس سے باری تعالٰی کا جاہل ہونا لازمی آتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔

اس کے ساتھ اساس الاصول میں اس بات کا اقرار بھی موجود ہے کہ شیعوں میں سوائے محقق طوسی کے اور کوئی بدا کا منکر نہیں ہوا۔

اب ایک بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ شیعوں کو کیا ضرورت اس عقیدہ کے تصنیف کی پیش آئی۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ جب اسلام کے چالاک دشمنوں نے مذہب شیعہ کو تصنیف کیا تو وہ خود بھی جانتے تھے کہ کوئی انسان اس مذہب کو قبول نہیں کر سکتا لہٰذا انہوں نے طرح طرح کی تدبیریں اس مذہب کے رواج دینے کے لئے اختیار کیں۔ ازاں جملہ یہ کہ فسق و فجور کے راستے خوب وسیع کر دیئے۔ متعہ، لواطت، شراب خوری کا بازار

گرم کیا۔ چنانچہ اس قسم کی روایتیں بکثرت آج بھی کتب شیعہ میں موجود ہیں۔

ازاں جملہ یہ کہ انہوں نے دنیاوی طمع کا راستہ بھی خوب کشادہ کیا۔ سینکڑوں روایتیں اس مضمون کی آئمہ کے نام سے تصنیف کر دیں کہ فلاں سنہ میں جو بہت ہی قریب ہے دنیا میں انقلاب عظیم ہو جائے گا اور بڑی سلطنت و حکومت جاہ و حشمت شیعوں کو حاصل ہو گی پھر جب وہ سنہ آتا اور ان پیشین گوئیوں کا ظہور نہ ہوتا تو کہہ دیتے کہ خدا کو بدا ہو گیا ہے۔ ایک روایت اس قسم کی حسب ذیل ہے۔ اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۳۲ میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ

ان اللہ تبارک وتعالی قد کان وقت ہذا الامر فی السبعین فلما ان قتل الحسین صلوات اللہ علیہ اشتد غضب اللہ علی اہل الارض فاخرہ الی اربعین ومائۃ فحدثناکم فاذاعم الحدیث فکشفتم قناع السر ولم یجعل اللہ وقتا بعد ذلک عندنا قال حمزہ فحدثت بذلک بابی عبداللہ علیہم السلام فقال قد کان ذلک	یہ تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے اس کام (یعنی امام مہدی کے ظہور) کا وقت سن ستر ہجری مقرر کیا تھا مگر جب حسین صلوات اللہ علیہ شہید ہو گئے تو اللہ کا غصہ زمین والوں پر سخت ہو گیا لہذا اللہ نے اس کام کو ۱۴۰ھ تک پیچھے ہٹا دیا ہم نے تم سے بیان کر دیا تم نے راز کو فاش کر دیا اور بات مشہور کر دی اب اللہ نے کوئی وقت اس کے بعد ہم کو نہیں بتایا۔ ابو حمزہ (راوی) کہتا ہے میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔

یہ تماشا بھی قابل دید ہے کہ جب اہل سنت کی طرف سے اعتراض ہوا تو علمائے شیعہ کو جواب دینے کی فکر ہوئی اور اس پریشانی میں انہوں نے ایسی ایسی ناگفتہ بہ باتیں کہہ

ڈالیں جو عقیدہ بدا سے بڑھ گئیں۔ مولوی حامد حسین نے استقصاء الافحام جلد اول ص ۱۲۸ سے لے کر ص ۱۵۸ تک پورے ۳۰ صفحے اسی بحث کے نام سے سیاہ کر ڈالے مگر کوئی بات بنائے نہ بن پڑی۔ بڑی کوشش انہوں نے اس بات کی کی ہے کہ بدا کے معنی میں تاویل کریں۔ چنانچہ کھینچ تان کر انہوں نے بدا کے وہ معنی بیان کئے ہیں جو نحو اثبات یا نسخ کے ہیں لیکن خود ہی خیال پیدا ہوا کہ یہ تاویل چل ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا علامہ مجلسی سے ایک تاویل کر کے اس پر بہت ناز کیا ہے۔ یہ عبارت استقصاء مجلد اول کے ص ۳۰ پر ملاحظہ ہو۔

ومنها ان یکون ہذہ الاخبار تسلیته لقوم من المومنین المنتظرین نفرج اولیاء الله وغلبته اہل الحق واہله کماروی فی فرج اہل البیت علیہم السلام مرو غلبتہم لانہم علیہم السلام لوکانوااخبرواالشیعته فی اول ابتلاء ہم باسلسلاء المخالفین و شدہم فحققتہم انه لیس فرجہم الا بعد الف سنته اوالفی سنته لینسوا ولرجعوا عن الدین ولکنہم اخبر وشیعتہم بتعجیل الفرج

اور من جملہ ان تاویلات کے ایک یہ کہ یہ پیشین گوئیاں ان مومنین کی تسلی کے لئے تھیں جو دوستان خدا کی آسائش اور اہل حق کے غلبہ کے منتظر تھے جیسا کہ اہل بیت علیہم السلام کی آسائش اور ان کے غلبہ کے متعلق روایت کیا گیا ہے۔ اگر آئمہ علیہم السلام شیعوں کو شروع ہی میں بتا دیتے کہ مخالفین کا غلبہ ابھی رہے گا اور شیعوں کو مصیبت سخت ہو گی اور ان کو آسائش نہ ملے گی مگر ایک ہزار سال یا دو ہزار سال کے بعد تو وہ مایوس ہو جاتے اور دین سے پھر جاتے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے شیعوں کو خبر دی کہ آسائش کا زمانہ جلد آنے والا ہے۔

۱- **علمائے شیعہ کی تاویلات:-** یہ تاویل بڑی مستند تاویل ہے۔ اصحاب آئمہ سے منقول ہے۔ چنانچہ اصول کافی ص ۲۳۲ میں ہے۔

عن الحسن بن علی بن یقطین عن اخیہ الحسین عن ابیہ بن یقطین قال قال ابوالحسن الشیعہ تربی بالامانی منذ مائتی سنہ قال قال یقطین لابنہ علی ابن یقطین مابالنا قیل لنا فکان وقیل لکم فلم یکن قال فقال لہ علی ان الذی قیل لنا ولکم کان من مخرج واحد غیران امرکم حضر فاعطیتم محضہ فکان کما قیل لکم وان امرنا لم یحضر فعللنا بالامانی فلوقیل لنا ان ہذ الامر لایکون الا الی مائتی سنہ اوثلاث مائہ سنہ بقست القلوب ولرجع عامہ الناس عن الاسلام ولکن قالوا ما اسرعہ وما اقربہ تائفا لقلوب الناس

حسن بن علی بن یقطین نے اپنے بھائی حسین سے انہوں نے اپنے والد علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن نے کہا شیعہ دو سو برس سے امید دلا دلا کر رکھے جاتے تھے۔ یقطین (سنی) نے اپنے بیٹے علی بن یقطین (شیعہ) سے کہا یہ کیا بات ہے۔ جو وعدہ ہم سے کیا گیا وہ پورا ہو گیا اور جو تم سے کیا گیا وہ پورا نہ ہوا۔ علی نے اپنے باپ سے کہا کہ جو تم سے کہا گیا اور جو ہم سے کہا گیا۔ سب ایک ہی مقام سے نکلا مگر تمہارے وعدہ کا وقت آگیا لہذا تم سے خاص بات کہی گئی وہ پوری ہو گئی اور ہمارے وعدہ کا وقت نہیں آیا تا لہذا ہم امید دلا دلا کر بہلائے گئے۔ اگر ہم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ کام نہیں ہو گا دو سو برس یا تین سو برس تک تو دل سخت ہو جاتے اور اکثر لوگ دین اسلام سے پھر جاتے اس وجہ سے آئمہ نے کہا کہ یہ کام بہت جلد ہو گا بہت قریب ہو گا لوگوں کی تالیف قلب کے لئے۔

یہ تاویل اگرچہ ان روایات میں نہیں چل سکتی جن میں بہ تعیین وقت پیشین گوئی کی گئی ہے۔ گول گول الفاظ نہیں ہیں کہ یہ کام جلد ہوگا قریب ہوگا۔ نیز ان روایات میں بھی چل نہیں سکتی۔ جن میں کسی خاص شخص کی امامت کی پیشین گوئی کی گئی ہے اور وہ شخص امام نہیں ہوا یا قبل از وقت مر گیا لیکن علمائے شیعہ کی خاطر سے ہم اس تاویل کو قبول کر لیں تو ماحصل اس کا یہ ہے کہ اماموں کی پیشین گوئیاں جو غلط نکل گئیں۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ خدا کو آئندہ کا حال معلوم نہ تھا بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ پیشین گوئیاں شیعوں کی تسلی کے لئے بیان کی گئیں۔ شیعوں کے بہلانے کے لئے ایسی باتیں کہی گئیں۔ اگر شیعوں کو تسلی نہ دی جاتی اور وہ بہلائے نہ جاتے تو مرتد ہو جاتے۔

نتیجہ:- اس تاویل کا یہ ہے کہ ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ عقیدہ بدا کی تصنیف محض ترویج مذہب شیعہ کے لئے ہوئی ہے۔

مگر یہاں ایک سوال بڑا لاینحل یہ پیدا ہوتا ہے کہ جھوٹی پیشین گوئیاں کر کے لوگوں کو فریب دینا اور بہلانا کس کا فعل تھا۔ آیا آئمہ اپنی طرف سے ایسا کرتے تھے یا یہ کرتوت خدا کے ہیں۔ غالباً آئمہ کی آبرو کا بچانا شیعوں کے نزدیک زیادہ اہم ہو اور وہ خدا ہی کی طرف سے اس حرکت کو منسوب کریں گے تو ہم کہیں گے کہ جہل سے خدا کو بچا لیا تو فریب دہی کے الزام میں مبتلا کر دیا۔ بارش سے بچنے کے لئے صحن سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑے ہو گئے۔

یہ بات بھی نتیجہ خیز تھی کہ جو شیعہ اصحاب آئمہ تھے وہ ایسے ضعیف الاعتقاد تھے کہ ان کو مذہب پر قائم رکھنے کے لئے خدا کو یا اماموں کو جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کرنا پڑتی تھیں۔ طرح طرح سے ان کو بہلانا پڑتا تھا ایسا نہ کیا جاتا تو وہ مرتد ہو جاتے۔ جب اس زمانے کے شیعوں کا یہ حال تھا تو آج کل کے شیعوں کا کیا حال ہوگا اور ان کو بہلانے کے لئے مجتہدوں کو کیا کچھ نہ تدبیریں کرنی پڑتی ہوں گی۔

شیعوں کے اصحاب آئمہ کا تو یہ حال تھا مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو دیکھو ایسے قوی الایمان کیسے پختہ اعتقاد کے تھے کہ ان کو دین پر قائم رکھنے کے لئے نہ خدا کو جھوٹ بولنا پڑا نہ رسول کو۔ ان پر مصائب کے آلام کے پہاڑ توڑے گئے۔ بلاؤں کی بارش برسائی گئی۔ مگر ان کے قدم کو جنبش نہ ہوئی۔

انصاف سے دیکھو یہی ایک مسئلہ بداپورے مذہب کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ جس مذہب میں خدا کو جاہل یا فریبی مانا گیا ہو اس مذہب کا کیا کہنا۔

۲۔ دوسرا عقیدہ:۔ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو جب غصہ آتا ہے تو غصہ میں اس کو دوست دشمن کا امتیاز نہیں رہتا۔ حتیٰ کہ اس غصہ میں بجائے دشمنوں کے دوستوں کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔ بھلا خیال تو کیجئے کیا خدا کی یہی شان ہونی چاہیے ؟ اور کیا ایسا خدا ماننے کے قابل ہو سکتا ہے ؟ سند اس عقیدہ کی پہلے مسئلہ میں اصول کافی ص ۱۳۲ سے نقل ہو چکی کہ امام حسین کی شہادت سے جو خدا کو غصہ آیا تو امام مہدی کا ظہور اس نے ٹال دیا حالانکہ امام مہدی کے ظہور نہ ہونے سے شیعوں کا نقصان ہوا۔ قاتلان امام حسین کا کیا بگڑا بلکہ ان کا تو اور فائدہ ہوا یا یہ کہا جائے کہ قاتلان امام حسین شیعہ تھے اسی وجہ سے خدا نے ان کو نقصان پہنچایا اور یہ واقعی بات بھی ہے۔

۳۔ تیسرا عقیدہ:۔ شیعوں کا اعتقاد ہے کہ خدا آنحضرت ﷺ کے صحابہ سے ڈرتا تھا۔ اس لئے بہت سے کام ان سے چھپا کر کرتا تھا۔ بظاہر انہوں نے اپنے نزدیک تو صحابہ کرام کے ظالم ہونے کو ثابت کیا ہے مگر فی الحقیقت خدا کی عاجزی اور مغلوبیت جو اس سے ثابت ہوئی اس کا انہوں نے خیال نہ کیا۔ کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے اپنے نبی کا نام یٰسین رکھا ہے اور سلام علی آل یٰسین اس لئے فرمایا کہ اگر صاف صاف سلام علی آل محمد فرماتا تو خدا کو معلوم تھا کہ صحابہ اس کو قرآن میں نہ رہنے دیں گے نکال دیں گے۔ آخری فقرہ عبارت کا یہ ہے کہ یعلمہ بانھم

لیقطعون قولہ سلام علی ال محمد کما اسقطو اغیرہ

۴۔ چوتھا عقیدہ:۔ شیعوں کے نزدیک خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے اور اس پر واجب ہے کہ عدل کرے اور جو کام بندوں کے لئے زیادہ مفید ہو وہی کام کرتا ہے۔ یہ عقیدہ شیعوں کا اس قدر مشہور اور ان کے عقائد کی ہر کتاب میں مذکور ہے کہ کسی خاص کتاب کے حوالہ کی ضرورت نہیں۔

لطافت اس عقیدہ کی ظاہر ہے اس سے زیادہ اب اور کیا ہو گا کہ خدا بجائے حاکم کے محکوم بنا دیا گیا۔ پھر جب شیعوں کا تجویز کیا ہوا انتظام عالم میں نہیں پایا جاتا اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت خدا پر ترک واجب کا جرم قائم ہوتا ہے چنانچہ آج کل بھی صدیوں سے خدا ترک واجب کا مرتکب ہے۔ اس نے کوئی امام معصوم دنیا میں قائم نہیں کیا۔ ایک صاحب ہیں بھی تو ان پر خوف اس قدر طاری کر رکھا ہے کہ وہ غار میں چھپے ہوئے ہیں باہر نکلنے کا نام نہیں لیتے لیکن معلوم نہیں خدا کے لئے ترک واجب کی سزا کیا ہے اور اس سزا کا دینے والا کون ہے؟

۵۔ پانچواں عقیدہ:۔ شیعہ قائل ہیں کہ خدا تمام چیزوں کا خالق نہیں۔ یہ بھی شیعوں کا مشہور عقیدہ اور ان کی کتب عقائد میں مذکور ہے وہ کہتے ہیں کہ خیر و شر دونوں کا خالق خدا نہیں ہے کیوں کہ شر کا پیدا کرنا برا ہے اور برا کام خدا نہیں کرتا بلکہ شر کے خالق خود بندے ہیں۔ اس بناء پر بے گنتی بے شمار خالق ہو گئے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ خیر و شر دنوں کو خالق خدا ہے اور شر کا پیدا کرنا برا نہیں ہے البتہ شر کی صفت اپنے میں پیدا کرنا برا ہے اس سے خدا بری ہے۔

۶۔ چھٹا عقیدہ:۔ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی ذات اقدس میں اصول کفر موجود ہوتے ہیں۔ اصول کافی کے باب فی اصول الکفر وارکانہ میں ابو بصیر سے روایت ہے کہ

قال ابو عبدالله علیه السلام اصول الکفر ثلثه الحرص والاستکبار والحسد فاما الحرص فان ادم حسین نھی من الشجرہ حملہ الحرص علی ان اکل منھا واما الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لادم فابی واما الحسد فابنا ادم حیث قتل احدہما صاحبہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اصول کفر کے تین ہیں۔ حرص، تکبر، حسد، حرص تو آدم میں تھا جب ان کو درخت کے کھانے سے منع کیا تو حرص نے ان کو آمادہ کیا کہ انہوں نے اس درخت میں سے کھالیا اور تکبر ابلیس میں تھا کہ جب اس کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے انکار کردیا اور حسد آدم کے دونوں بیٹوں میں تھا اسی وجہ سے ایک نے دوسرے کو قتل کرڈالا۔

دیکھو کس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس کا ہم پلہ قرار دیا ہے ایک اصول کفر ابلیس میں ہے تو ایک آدم علیہ السلام میں بھی ہے بلکہ شیعہ صاحبوں نے تو حضرت آدم کو ابلیس سے بھی بدتر قرار دیا ہے کیوں کہ ابلیس میں صرف ایک اصول کفر ثابت کیا ہے یعنی تکبر اور آدم میں دو اصول کفر ثابت کئے ہیں۔ حرص اور حسد کا۔ حرص کا بیان تو اس روایت میں ہو چکا۔ حسد کا بیان دوسری روایتوں میں ہے۔ چنانچہ حیات القلوب جلد اول ص ۵۰ میں ہے کہ خدا نے آدم کو آئمہ اہل بیت کو حسد کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ خبردار میرے نوروں کی طرف حسد کی آنکھ سے نہ دیکھنا ورنہ تم کو اپنے قرب سے جدا کردوں گا اور بہت ذلیل کروں گا مگر آدم نے ان پر حسد کیا اور اسی کی سزا میں جنت سے نکالے گئے۔ اخیر ٹکڑا حیات القلوب کا یہ ہے۔

پس نظر کردند بسوی ایشان بدیدہ حسد پس

پس آدم و حوا نے آئمہ کی طرف حسد کی

بایں سبب خدا ایشاں را تجود گذاشت و یاری و توفیق خود را از ایشاں برداشت

آنکھ سے دیکھا اس سبب سے خدا نے ان کو ان کے نفس کے حوالے کردیا اور اپنی مدد اور توفیق ان سے روک لی۔

یہ ہے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی قدر۔ استغفراللہ

٧۔ ساتواں عقیدہ:۔ نبیوں کے متعلق شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان سے بعض خطائیں ایسی سرزد ہوتی ہیں کہ اس کی سزا میں ان سے نور نبوت چھین لیا جاتا ہے۔ چنانچہ حیات القلوب جلد اول میں ہے۔

وبچندیں سند منقولہ از حضرت صادق علیہ السلام ہست کہ چوں یوسف علیہ السلام باستقبال حضرت یعقوب علیہ السلام بیروں آمد یکدیگر راملاقات کروند یعقوب پیادہ شد و یوسف راشوکت بادشاہی مانع شد وپیادہ نشد ہنوز از معانقہ فارغ نشدہ بودند کہ جبرئیل بر حضرت یوسف نازل شد و خطاب مقروں بعتاب از جانب رب الارباب آوردکہ اے یوسف خداوند عالمیاں میفر ماید کہ ملک بادشاہی ترامانع شد کہ پیادہ شوی برائے بندہ شائستہ صدیق من دست خود

بہت سی معتبر سندوں کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشوائی کے لئے باہر آئے اور ایک دوسرے سے ملے یعقوب پیادہ ہو گئے مگر یوسف کے دبدبہ بادشاہی نے پیادہ ہونے سے روکا جب معانقہ سے فارغ ہوئے تو جبرئیل حضرت یوسف پر نازل ہوئے اور خدا کی طرف سے غصہ کا خطاب لائے کہ اے یوسف خداوند عالم فرماتا ہے کہ بادشاہت نے تجھ کو روکا تو میرے بندہ شائستہ صدیق کے لئے پیادہ نہ ہوا، ہاتھ تو کھول جیسے ہی انہوں نے ہاتھ کھولا تو ان کی ہتھیلی سے ایک اور روایت میں ہے کہ

رابکشا چوں دست کشود از کف دستش و بروایتی و گرمیان انگشتانس نورے بیروں رفت یوسف گفت ایں چہ نور بودے جبرئیل گفت نور پیغمبری بود واز صلب تو ہم نخواہد رسید یعقوب آنچہ کردی نسبت یعقوب کہ برائے اوپیاد نشدی

انگلیوں کے درمیان سے ایک نور نکلا یوسف نے کہا یہ کیا نور تھا جبرئیل نے کہا یہ پیغمبری کا نور تھا اب تمہاری اولاد میں کوئی پیغمبر نہ ہو گا اس کام کی سزا میں جو تم نے یعقوب کے ساتھ کیا۔

۸۔ آٹھواں عقیدہ:- نبیوں کے متعلق شیعوں کا اعتقاد یہ بھی ہے کہ وہ مخلوق سے بہت ڈرتے ہیں اور بسا اوقات مارے ڈر کے تبلیغ احکام الٰہی نہیں کرتے۔ چنانچہ خدا کی طرف سے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا کہ حضرت علی کی خلافت کا اعلان کر دو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میری قوم ابھی نو مسلم ہے اگر میں اپنے بھائی کے متعلق ایسا حکم دوں تو لوگ بھڑک اٹھیں گے پھر دوبارہ خدا کو عتاب کرنا پڑا کہ اے رسول اگر ایسا نہ کرو گے تو فرائض رسالت سے سبکدوش نہ ہو گے اس پر بھی رسول نے ٹالا آخر خدا کو وعدہ حفاظت کرنا پڑا۔ اس وعدہ کے بعد بھی رسول نے صاف صاف تبلیغ نہ کی۔ گول گول الفاظ کہہ دیئے انتہا یہ کہ بہت سی آیات قرآنیہ رسول نے مارے ڈر کے چھپا ڈالیں جن کا آج تک کسی کو علم نہ ہوا اور نہ اب ہو سکتا ہے۔

(دیکھو عماد الاسلام مصنفہ مولوی دلدار علی مجتہد اعظم شیعہ)

۹۔ نواں عقیدہ:- نبیوں کے متعلق شیعوں کا ایک نفیس عقیدہ یہ بھی ہے کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے انعام کو رد کر دیتے تھے۔ خدا بار بار ان کو انعام بھیجتا اور وہ اس کے لینے سے انکار کر دیتے تھے۔ آخر خدا کو کچھ اور لالچ دینا پڑتا تھا۔ اس وقت وہ اس انعام کو قبول

کرتے تھے غرض کہ خدا کی کچھ قدر منزلت ان کے دل میں نہ تھی۔ اصول کافی ص ۱۹۴ میں ہے۔

عن رجل من اصحابنا عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان جبرئیل نزل علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال لہ یا محمد ان یبشرک بمولود یولد من فاطمہ تقتلہ امتک من بعدک فقال وعلی ربی السلام لا حاجہ لی فی مولود یولد من فاطمہ تقتلہ امتی من بعدی فعرج جبریل الی السماء ثم ہبط فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویبشرک بانہ جاعل فی ذریتہ الامامتہ والولایتہ والوصیتہ فقال انی قد رضیت ثم ارسل الی فاطمہ ان انہ یبشرنی بمولود یولد لک تقتلہ امتی من بعدی فارسلت الیہ ان لا حاجت لی فی مولود تقتلہ امتک من بعدک فارسل الیہا ان اللہ عزوجل قد جعل فی ذریہ الامامہ والولایہ والوصیہ فارسلت الیہ انی قد رضیت

ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، اور ان سے کہا کہ اے محمد! اللہ آپ کو ایک بچہ کی بشارت دیتا ہے جو فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ آپ کی امت آپ کے بعد اس کو شہید کرے گی تو حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو مجھے اس بچہ کی کچھ حاجت نہیں جو فاطمہ سے ہوگا اس کو میری امت میرے بعد قتل کرے گی پھر جبریل چڑھے پھر اترے اور انہوں نے ویسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو۔ مجھے حاجت اس بچہ کی نہیں جس کو میری امت میرے بعد قتل کرے گی۔ جبریل پھر آسمان پر چڑھے پھر اترے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد آپ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے اور آپ کو بشارت دیتا ہے کہ وہ اس بچہ کی ذریت میں امامت

[illegible] اور ولایت اور وصیت مقرر کرے گا تو

حضرت نے فرمایا کہ میں راضی ہوں۔ پھر آپ نے فاطمہ کو خبر بھیجی کہ اللہ مجھے بشارت دیتا ہے ایک بچہ کی جو تم سے پیدا ہوگا۔ میری امت میرے بعد اس کو قتل کرے گی فاطمہ نے بھی کہلا بھیجا کہ مجھے بچہ حاجت اس بچہ کی نہیں جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کرے گی تو حضرت نے کہلوا بھیجا کہ اللہ عزوجل نے اس کی ذریت میں امامت اور ولایت اور وصیت مقرر کی ہے تب فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ میں راضی ہوں۔

دیکھو کس طرح رسولؐ نے خدا کی بشارت کو بار بار رد کر دیا اور شہادت فی سبیل اللہ کو حقیر سمجھا اور حضرت فاطمہ نے بھی سنت رسول کی پیروی میں خدا کی بشارت کو رد کر دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر خدا امامت کا لالچ نہ دیتا تو کبھی رسول خدا کے انعام کو قبول نہ کرتے۔ [illegible]

۱۰۔ دسواں عقیدہ:۔ شیعوں کا یہ اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی تعلیم کی اجرت مخلوق سے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے قرآن شریف میں حکم دیا ہے کہ اپنی تعلیم کی اجرت لوگوں سے مانگ لیجیے نعوذ باللہ۔ انبیاء علیہم السلام کی کس قدر توہین اس عقیدہ میں ہے۔ آج کل کے ادنیٰ غلامان غلام ایسے موجود ہیں جو عمر بھر کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس کی اجرت مخلوق سے مانگیں جو کام کرتے ہیں خالصاً [illegible]

تو جہ اللہ کرتے ہیں۔

یہ عقیدہ شیعوں کا بہت مشہور ہے اور آیت کریمہ قل لا اسئلکم علیہ اجر ا الا المودہ فی القربیٰ کی تفسیر میں مفسرین شیعہ نے ذکر کیا ہے کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی کہہ دیجئے کہ میں تم سے اور اجرت نہیں مانگتا صرف یہ اجرت مانگتا ہوں کہ میرے قرابت والوں سے محبت کرو اور قرابت والوں سے مراد علی، فاطمہ، حسنین ہیں اور محبت کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد ان کو مثل میرے امام مانو۔

اہل سنت کہتے ہیں یہ مطلب آیت کا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بیسیوں آیتیں قرآن شریف میں ہیں جن میں دوسرے پیغمبروں کی بابت ذکر ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتے۔ ہماری اجرت تو خدا کے ذمہ ہے اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں خاص آنحضرت ﷺ کو حکم دیا ہے کہ آپ کہہ دیجئے میں اس تعلیم پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا یہ تو صرف ہدایت خلق کا کام ہے۔ لہٰذا آیت مذکورہ کا یہ مطلب ہے کہ اے نبی کہہ دیجئے کہ میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ صرف یہ کہتا ہوں کہ میں تمہارا قرابت دار ہوں۔ قرابت کا خیال کر کے مجھے ایذا نہ پہنچاؤ۔

اس مبحث میں ایڈیٹر اصلاح سے تحریری مباحثہ ہوا بالآخر ایک خاص رسالہ موسوم بہ تفسیر آیت مودت القربیٰ ان ناچیز نے تالیف کیا جس کے بعد ایڈیٹر صاحب اصلاح ایسے خاموش ہوئے کہ صدائے برنخاست

11- گیارہواں عقیدہ ہبہ فدک کے متعلق ہے: بہت مشہور مسئلہ ہے۔ لہٰذا حوالہ کتاب کی حاجت نہیں ہے۔ ہر شیعہ ہر موقع پر مطاعن صحابہ میں ہبہ فدک کا ذکر کرتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فدک حضرت فاطمہ کو دے گئے تھے۔ حضرت ابو بکر نے چھین لیا تھا یہ عقل کے دشمن اتنا نہیں سوچتے کہ رسول پر کس قدر سخت الزام خود غرضی اور دنیا طلبی کا ہاتھ ہوتا ہے

۱۲- **بارہواں عقیدہ:-** عقیدہ تحریف قرآن کے متعلق ہے۔ جس کی بابت تنبیہ الحائرین کے بعد اب کچھ لکھنے کی حاجت نہیں۔ پانچوں قسم کی روایتیں علماء شیعہ کا اقرار سب کچھ اس میں نقل ہو چکا۔

۱۳- **تیرہواں، (۱۴) چودہواں، (۱۵) پندرہواں عقیدہ:-** ازواج مطہرات کے متعلق ہے کہ شیعوں نے خلاف عقل و نقل کس قدر ناپاک عقیدہ ان کے متعلق قائم کر رکھا ہے۔ اس کے متعلق بھی اب کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جس کا جی چاہے ہمارا رسالہ تفسیر آیت تطہیر دیکھنے۔

۱۶ **سولہواں عقیدہ:-** صحابہ کرام کے متعلق ہے۔ اس کے لئے کسی حوالے کی ضرورت نہیں کیوں کہ یہ واقعات ہیں جن کا کوئی منکر نہیں ہے اور صحابہ کرام کے متعلق جیسا نجس عقیدہ شیعوں کا ہے وہ بھی ظاہر ہے۔

۱۷- **سترہواں عقیدہ:-** شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان کے مجوزہ بارہ امام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور ہم رتبہ ہیں اور اسی طرح معصوم و مفترض الطاعۃ ہیں۔ دیکھو اصول کافی کتاب الحجہ صاف الفاظ یہ ہیں کہ "آئمہ کو وہی بزرگی حاصل ہے جو محمد علیہ السلام کو حاصل ہے" اسی حدیث کو صاحب حملہ حیدری نے نظم کیا ہے کہ

همه صاحب حکم بر کائنات

همه چوں محمد منزه صفات

۱۸- **اٹھارہواں عقیدہ:-** اماموں کی بابت شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ران سے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوتے ہی تمام آسمانی کتب کی تلاوت کر ڈالتے ہیں اور ان کی پیشانی پر یہ آیت تمت کلمت ربک صدقا و عدلا لکھی ہوتی ہے۔ سایہ ان کا نہیں

ہوتا۔ ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوتے ہیں اور بجائے قابلہ کے امام سابق کام کرتے ہیں۔
(دیکھو اصول کافی و تصنیفات علامہ باقر مجلسی)

۱۹۔ انیسواں عقیدہ:۔ امام مہدی کے غائب ہونے کے متعلق ہے۔ یہ عقیدہ بھی شیعوں کا اس قدر مشہور ہے کہ کسی خاص کتاب کے حوالہ دینے کی بالکل ضرورت نہیں۔

بیسواں، اکیسواں، بائیسواں، تیئسواں، چوبیسواں عقیدہ:۔

اماموں کی بابت شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے پاس تمام انبیاء کے معجزات ہوتے ہیں۔ عصائے موسیٰ، انگشتری سلیمان، اسم اعظم اور لشکر جنات وغیرہ وغیرہ اور ان کو اپنے مرنے کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔ دیکھو اصول کافی کتاب الحجہ، بکثرت احادیث ان مضامین کی ہیں۔ حضرت علی میں علاوہ ان اوصاف کے قوت جسمانی بھی ایسی تھی کہ جبریل جیسے شدید القویٰ فرشتے کے جنگ خیبر میں پر کاٹ ڈالے۔ دیکھو حیات القلوب و حملہ حیدری۔ بایں ہمہ آئمہ نے کبھی ان معجزات سے کام نہ لیا۔ فدک چھن گیا۔ حضرت فاطمہ پر مار پیٹ ہوئی۔ حمل گرا دیا گیا۔ حضرت علی سے جبرا بیعت لی گئی۔

اس مسئلہ کو اور نیز اس کے بعد چوبیسویں مسئلہ تک ہم نہایت مفصل اپنی دوسری تصنیفات میں بیان کر چکے ہیں کتب شیعہ کی عبارتیں بھی نقل کر چکے ہیں۔ اس لئے یہاں طول دینا فضول معلوم ہوتا ہے دیکھو مناظرہ بکیریان

۲۵۔ پچیسواں عقیدہ:۔ شیعہ اپنے خانہ ساز آئمہ کے اصحاب کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ ان میں باہم نزاعات ہوئیں اور باوجود امام کے زندہ ہونے کے وہ نزاعات رفع نہ ہوئیں۔ ترک کلام و سلام کی نوبت آئی مگر شیعہ ان میں سے کسی کو خاطی نہیں کہتے۔ سب کو اچھا سمجھتے ہیں اور مانتے ہیں۔ بخلاف اس کے رسول خدا ﷺ کے صحابہ کرام کی کچھ بھی عزت نہیں۔ ان میں اگر کوئی نزاع ہو، اور وہ بھی بعد رسول کے تو کہتے

ہیں ایک فریق کو برا کہنا ضروری ہے۔ آپ کے آئمہ کے اصحاب کی تو یہاں تک پاسداری ہے کہ ان میں فاسق، فاجر، شرابی لوگ بھی ہیں ان کو بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ فلاں امام کے طفیل میں ان کے یہ گناہ معاف ہو جائیں۔ یہیں سے سمجھ لینا چاہیے کہ شیعوں کو کوئی تعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے اور اگر کچھ بھی تعلق ہوتا تو ان کے اصحاب کی کم از کم اتنی عزت تو کرتے جتنی اپنے آئمہ کے اصحاب کی کرتے ہیں۔

۲۶۔ **چھبیسواں عقیدہ:۔** شیعہ جن حضرات کو امام معصوم کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ان کے پیرو ہیں۔ ان کے اصحاب کی یہ حالت تھی کہ ان میں نہ امانت تھی نہ سچائی نہ وفاداری یہ سب صفتیں اہل سنت میں تھیں۔ اصول کافی ص ۲۳۷ میں عبداللہ بن یعفور سے روایت ہے۔

قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام انی اخالط الناس فیکثر عجبی من اقوام لایتولونکم ویتولون فلانا وفلانا لہما مانہ وصدق و وفاء واقوام یتولونکم لیس لہم تلک الامانہ ولا الوفاء ولا الصدق قال فاستوی ابو عبداللہ علیہ السلام جالسا فاقبل علی کالغضبان ثم قال لادین لمن دان اللہ بولایہ امام لیس من اللہ ولا عتب علی من دان بولایہ امام من اللہ	میں نے امام جعفر صادق سے کہا کہ میں لوگوں سے ملتا ہوں تو بہت تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ لوگوں کی ولایت کے قائل نہیں، فلاں اور فلاں کو مانتے ہیں ان میں امانت ہے، سچائی ہے، وفا ہے اور جو لوگ آپ کو مانتے ہیں ان میں نہ امانت ہے نہ سچائی اور نہ وفا یہ سن کر امام جعفر صادق سیدھے بیٹھ گئے اور میری طرف غصہ سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جس شخص نے ایسے امام کو مانا جو خدا کی طرف سے نہیں اس کا دین ہی نہیں اور جس نے

ایسے امام کو ملتا جو خدا کی طرف سے ہے

اس پہ کچھ عتاب نہیں۔

ف:- جب آئمہ کے زمانہ میں شیعہ سچائی اور امانت اور وفاداری سے خالی تھے تو خیال کرو کہ آج کل شیعوں کی کیا حالت ہوگی۔

آئمہ کے اصحاب آئمہ پر افتراء کیا کرتے تھے اور آئمہ ان کی تکذیب کرتے تھے اس مضمون کی صدہا روایتیں کتب شیعہ میں موجود ہیں۔ نمونے کے طور پر ایک روایت سنیے۔ رجال کشی میں ہے ص ۱۴۴ مطبوعہ کربلا۔

عن زیاد بن ابی الحلال قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ان زرارۃ روی عنک فی الاستطاعۃ شیئا فقبلنا منہ وصدقناہ وقد احببت ان اعرضہ علیک فقال ہاتہ فقلت یزعم انہ سائلک عن قول اللہ عزوجل وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا فقلت من ملک زادا وراحلۃ فہو مستطیع الحج وان لم یحج فقلت نعم فقال لیس ہکذا سالنی ولا ہکذا قلت کذب علی واللہ کذب علی واللہ لعن اللہ زرارۃ لعن اللہ زرارۃ انما قال لی من کان لہ زاد وراحلۃ

زیاد بن حلال کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زرارہ نے آپ سے استطاعت کے بارہ میں ایک روایت نقل کی۔ ہم نے اس کو قبول کیا اور اس کی تصدیق کی اور اب میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کو سناؤں امام نے کہا سناؤ۔ میں نے کہا زرارہ کا بیان ہے کہ انہوں نے آپ سے اللہ عزوجل کے قول وللہ علی الناس حج البیت کا مطلب پوچھا۔ آپ نے فرمایا جو شخص زاد راہ اور سواری کا مالک ہو وہ حج کی استطاعت رکھتا ہے چاہے حج نہ کرے تو آپ نے کہا ہاں امام نے فرمایا نہ زرارہ نے مجھ سے

فهو مستطيع للحج قلت قد وجب عليه قال فمستطيع هو فقلت لا حتى يوذن له قلت فاخبر زرارہ بذلک قال نعم قال زیاد فقدمت الکوفه فلقیت زراره فاخبرته بما قال ابو عبدالله وسکت عن لعنه فقال لعلا انه قد اعطانی الاستطاعه من حیث لا یعلم و صاحبکم ھذا لیس له بصر بکلام الرجال

اس طرح پوچھا اور نہ اس طرح میں نے جواب دیا وہ میرے اوپر جھوٹ جوڑتا ہے۔ اللہ کی قسم وہ میرے اوپر جھوٹ جوڑتا ہے۔ خدا لعنت کرے زرارہ پر اس نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ جو شخص زاد راہ اور سواری کا مالک ہے وہ مستطیع ہے میں نے کہا اس پر حج واجب ہو تو مستطیع ہے اس نے کہا نہیں یہاں تک اسے اجازت دی جائے۔ میں نے کہا کیا میں زرارہ کو اس کی خبر دوں۔ امام نے فرمایا ہاں چنانچہ میں کوفہ گیا اور زرارہ کو ملا۔ امام صادق کا مقولہ اس سے بیان کیا مگر لعنت کا مضمون نہ بیان کیا تو زرارہ نے کہا وہ مجھے استطاعت کا فتوی دے چکے اور ان کو خبر نہیں اور تمہارے اس امام کو لوگوں کی بات سمجھنے کی تمیز نہیں ہے۔

ف:- یہ وہی زرارہ صاحب ہیں جن پر امام جعفر صادق نے لعنت کی اور دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے بھی امام جعفر صادق پر لعنت بھیجی۔ امام نے یہ بھی فرمایا کہ وہ میرے اوپر افتراء کرتا ہے۔ زرارہ کوئی معمولی شخص نہیں ہے۔ مذہب شیعہ کے رکن اعظم اور راوی معتمد ہیں۔ خاص کتاب کافی کی ایک ثلث احادیث انہیں کی روایت سے ہیں۔

یہ بھی علماء شیعہ کو اقرار ہے کہ اصحاب آئمہ نے آئمہ سے نہ اصول دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیا تھا نہ فروع دین کو۔ آئمہ ان سے تقلید کرتے رہے اور اپنا اصلی مذہب ان سے چھپاتے رہے۔ اس مضمون کی روایات بھی کتب شیعہ میں بہت ہیں۔ نمونے کے طور پر دو ایک روایتیں سن لیجئے۔

علامہ شیخ مرتضیٰ فرائد الاصول مطبوعہ ایران کے ص ۸۶ میں لکھتے ہیں۔

ثم ان ماذکرہ من تمکن اصحاب الائمہ من اخذ الاصول والفروع بطریق الیقین دعوی ممنوعہ واضحہ للمنع واقل مایشھد علیہا ماعلم بالعین والاثر من اختلاف اصحابھم صلوات اللہ علیھم فی الاصول والفروع ولذا شکی غیر واحد من اصحاب الائمہ الیھم اختلاف اصحابہ فاجابوھم تارۃ بانھم قد القوا الاختلاف بینھم حقنا لدمائھم کما فی روایہ حریز وزرارہ وابی ایوب الجزار واخری اجابوھم بان ذالک من جھہ الکذابین کما فی روایہ الفیض بن المختار

پھر یہ یہ بیان کیا ہے کہ اصحاب آئمہ نے اصول و فروع دین کو یقین کے ساتھ حاصل کیا۔ یہ دعویٰ ناقابل تسلیم ہے اور اس کا ناقابل تسلیم ہونا ظاہر ہے اور کم سے کم اس کی شہادت یہ ہے جو چیز آنکھ سے دیکھی گئی اور نقل سے معلوم ہوئی کہ آئمہ صلوٰت اللہ علیہم کے اصحاب اصول و فروع میں باہم مختلف تھے اور اس وجہ سے بہت سے صاحب آئمہ نے شکایت کی کہ آپ کے اصحاب میں اس قدر اختلاف کیوں ہے تو آئمہ نے کبھی یہ جواب دیا کہ یہ اختلاف ہم نے خود ڈالا ہے۔ ان لوگوں کی جان بچانے کے لئے چنانچہ حریز و زرارہ اور ابوایوب جزار کی روایت میں یہی منقول ہے اور کبھی یہ جواب دیا کہ اختلاف جھوٹ بولنے والوں

کے سبب سے پیدا ہو گیا ہے جیسے کہ فیض بن مختار کی روایت میں منقول ہے۔

مولوی دلدار علی صاحب اساس الاصول مطبوعہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۴ میں لکھتے ہیں۔

لا نسلم انہم کانو امکلفین بتحصیل القطع والیقین کما یظہر من بعجیہ اصحاب الائمۃ بل انہم کانوا مامورین باخذ الاحکام من الثقاۃ ومن غیر ہم ایضا مع قیام قرینتہ تفید الظن کما عرفت مرارا بالحاء مختلفہ کیف ولولم یکن الامر کذالک لزم ان یکون اصحاب ابی جعفر الصادق الذین اخذ یونس کتبھم وسمع احادیثھم مثلا ہالکین مستوحبین النار وہکذا حال جمیع اصحاب الائمہ فانہم کانوا مختلفین فی کثیر من المسائل الجزیتہ والفروعیہ کما یظہر ایضا من کتاب العدہ وغیرہ وقد عرفتہ

ہم اس بات کو نہیں مانتے کہ اصحاب آئمہ پر یقین کا حاصل کرنا ضروری تھا چنانچہ اصحاب آئمہ کی روش سے یہ بات ظاہر ہے بلکہ ان کو حکم تھا کہ احکام دین کو ثقہ غیر ثقہ سب سے لیں بشرطیکہ قرینہ سے گمان غالب حاصل ہو جائے جیسا کہ تم کو مختلف طریقوں سے معلوم ہو چکا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو لازم آئے گا کہ امام باقر صادق کے اصحاب جن سے یونس نے کتابیں لیں اور ان کی احادیث سنیں ہلاک ہونے والے اور دوزخی ہوں اور یہی حال تمام اصحاب آئمہ کا ہے کیوں کہ وہ لوگ مسائل جزئیہ فروعیہ میں مختلف تھے جیسا کہ کتاب العدۃ وغیرہ سے ظاہر ہے اور تم اس کو معلوم کر چکے ہو۔

اب ایک روایت اس مضمون کی دیکھ لیجئے کہ آئمہ اپنے مخلصین شیعوں سے بھی تقیہ کرتے تھے حتی کہ ابو بصیر جیسے مسلم الکل سے بھی۔ کتاب استبصار کے باب الصلوۃ میں

ہے۔

عن ابی بصیر قال قلت لابی عبداللہ متی صلی رکعتی الفجر قال لی بعد طلوع الفجر قلت لہ ان اباجعفر علیہ السلام امرنی ان اصلیہا قبل طلوع الفجر فقال یااباامحمد ان الشیعہ اتوا ابی مسترشدین فافتاہم بمر الحق واتونی شکاکافافتیتہم بالتقیہ

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ سنت فجر کس وقت پڑھوں تو انہوں نے کہاکہ بعد طلوع فجر کے۔ میں نے کہاکہ امام باقر علیہ السلام نے تو مجھے حکم دیا تھاکہ قبل طلوع فجر کے پڑھ لیا کرو تو امام صادق نے کہاکہ اے ابو محمد شیعہ میرے والد کے پاس ہدایت حاصل کرنے کو آتے تھے لہٰذا میرے والد نے ان کو صحیح صحیح مسئلہ بتادیا اور میرے پاس شک کرتے ہوئے آئے لہٰذا میں نے ان کو تقیہ سے فتویٰ دیا۔

ف:- ابو بصیر کی حرکت دیکھنے کے قابل ہے۔ جب امام باقر علیہ السلام اس مسئلہ کو بتا چکے تھے تو اب اس کو امام جعفر صادق سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً ان کا امتحان لینا منظور تھا۔ کیوں کہ جناب حائری صاحب انہیں حالات پر اور انہیں روایات کی بنیاد پر آپ اپنے کو متبع آئمہ کہتے ہیں۔

۲۷۔ ستائیسواں عقیدہ:- حضرات شیعہ اولاد رسول میں گنتی کے چند اشخاص کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ باقی سینکڑوں ہزاروں اشخاص کو برا کہنا ان سے عداوت رکھنا ان پر تبرا بھیجنا ضروری جانتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم محب آل رسول ہیں۔ شواہد اس مضمون کے کتب شیعہ میں بہت ہیں۔ کتاب "احتجاج" مطبوعہ ایران میں بڑے فخر کے ساتھ

لکھا ہے کہ اولاد رسول میں سے جو لوگ مسئلہ امامت میں ہمارے مخالف ہیں ہم ان کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے۔ ان سے عداوت رکھتے ہیں ان پر تبرا بھیجتے ہیں۔ اصل عبارت کتاب احتجاج کی مناظرہ کمریاں میں منقول ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

۲۸۔ اٹھائیسواں عقیدہ:۔

جھوٹ بولنا جو تمام مذاہب میں بد ترین گناہ ہے۔ تمام دنیا کے عقلاء نے اس کو سخت ترین عیب مانا ہے۔ مذہب شیعہ نے اس کو اعلیٰ ترین عبادت قرار دیا ہے کہ دین کے دس حصے بتلائے ہیں ان میں سے نو حصے جھوٹ بولنے میں ہیں جو جھوٹ نہ بولے اس کو بے دین و بے ایمان کہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا خدا کا دین بتایا گیا ہے۔ انبیاء و آئمہ کا دین کہا گیا ہے۔ اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ کے ص ۴۸۱ میں ہے۔

عن ابن ابی عمیر الاعجمی قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام یا اباعمران تسعہ اعشار الدین فی التقیتہ ولا دین لمن لا تقیہ لہ والتقیہ فی کل شئی الا فی النبیذ والمسح علی الخفین

ابن عمیر عجمی سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصہ تقیہ میں ہے اور جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوا نبیذ اور موزوں پر مسح کرنے کے۔

ایضا اصول کافی ص ۴۸۲ میں ہے۔

قال ابو جعفر علیہ السلام التقیہ من دینی ودین ابائی ولا ایمان لمن لا تقیہ لہ

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے اور جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے۔

اگر شیعہ صاحب فرمائیں کہ ان احادیث میں تو تقیہ کی فضیلت بیان ہوئی نہ

جھوٹ بولنے کی تو میں عرض کروں کا تقیہ کے معنی جھوٹ بولنے ہی کے ہیں۔ علماء شیعہ نے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے لیکن تقیہ کے معنی امام معصوم کے قول سے ثابت ہیں۔ اس میں کوئی تاویل چل نہیں سکتی۔ اصول کافی ص ۴۸۳ میں ہے۔

عن ابی بصیر قال قال ابوعبداللہ علیہ السلام التقیہ من دین اللہ قلتہ من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ ولقد قال یوسف ایتہا العیر انکم لسارقون واللہ ماکانوا سرقوا شیا۔ ولقد قال ابراہیم انی سقیم واللہ ما کان سقیما	ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تقیہ اللہ کے دین میں سے ہے۔ میں نے (تعجب سے کہا) اللہ کے دین میں سے ہے؟ امام نے فرمایا ہاں خدا کی قسم اللہ کے دین میں ہے اور یہ تحقیق یوسف (پیغمبر) نے کہا تھا اے قافلہ والو! تم چور ہو حالانکہ اللہ کی قسم انہوں نے کچھ نہ چرایا تھا اور ابراہیم (پیغمبر) نے کہا تھا میں بیمار ہوں حالانکہ وہ اللہ کی قسم بیمار نہ تھے۔

اس حدیث میں تقیہ کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ وہ خدا کا دین اور پیغمبروں کا شیوہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تقیہ نام جھوٹ بولنے کا ہے کیوں کہ ایک شخص نے چوری نہیں کی تھی اس کو امام نے چور کہا امام اس کو تقیہ کہتے ہیں اور ایک شخص بیمار نہ تھا۔ اس نے اپنے کو بیمار کہا امام اس کو تقیہ کہتے ہیں اور اسی کو جھوٹ بھی کہتے ہیں۔

ف:- تقیہ کی پہلی حدیث میں نبیذ پینے اور موزوں پر مسح کرنے میں تقیہ کرنے کی ممانعت ہے۔ یہ عجیب لطیفہ ہے۔ خدا جانے ان دونوں کاموں میں کیا بات ہے۔ تقیہ کرکے خدا کے ساتھ شرک کرنا اور دنیا بھر کے گناہوں کا ارتکاب جائز ہو مگر یہ دونوں کام جائز نہ ہوں عقل حیران ہے مگر استبصار کے مصنف کہتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں ان

دونوں کاموں میں بھی تقیہ کرنے کی اجازت ہے اور ہمارا عمل اسی کے مطابق ہے اور اسی حدیث کا مطلب انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ان دونوں کاموں میں تقیہ اس وقت جائز ہے جب جان کا یا مال کا خوف شدید ہو۔ معمولی تکلیف کے لئے جائز نہیں۔ عبارت استبصار کی حسب ذیل ہے۔

والثالث ان یکون اراد لا اتقی فیه احدا اذا لم یبلغ الخوف علی النفس او المال وان لحقه ادنی مشقه احتمله وانما یجوز التقیه فی ذالک عند الخوف الشدید علی النفس او المال

اور تیسری بات یہ ہے کہ امام نے یہ مراد لیا ہو گا کہ میں ان کاموں میں کسی سے تقیہ نہیں کرتا جب تک کہ جان یا مال کا خوف نہ ہو معمولی تکلیف کو برداشت کر لیتا ہوں اور ان کاموں میں تقیہ اسی وقت جائز ہے جب کہ خوف شدید جان یا مال کا ہو۔

استبصار کی اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیعہ جو کہتے ہیں کہ تقیہ ہمارے یہاں خوف جان یا مال کے وقت کیا جاتا ہے بالکل غلط ہے۔ خوف جان یا مال کی قید صرف مذکورہ بالا کاموں میں ہے۔ ان کے سوا اور امور میں بغیر خوف جان ومال کے بھی تقیہ جائز ہے۔

ف:۔ بعض شیعہ تقیہ کی بحث میں گھبرا کر یہ بھی کہہ بیٹھتے ہیں کہ تقیہ اہلسنت کے یہاں بھی ہے حالانکہ یہ محض فریب اور دھوکہ دینے کی بات ہے۔ اہلسنت کے یہاں ہرگز تقیہ نہیں ہے۔ امور ذیل کے سمجھنے کے بعد یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔

اول:۔ اہلسنت کے یہاں تقیہ کرنا کوئی ثواب کا کام نہیں نہ کوئی ضروری کام نہیں نہ اس میں کوئی فضیلت ہے جیسا کہ شیعوں کے یہاں ہے۔

دوم:۔ اہل سنت کے یہاں خوف شدید کے وقت میں بحالت اضطرار واکراہ تقیہ کی

بالکل اسی طرح جیسے کہ بحالت اضطرار سور کا گوشت کھالینا قرآن شریف میں جائز کیا گیا ہے۔ اس اجازت کی بناء پر کون کہہ سکتا ہے کہ سور کا گوشت مسلمانوں کے یہاں جائز ہے۔

سوئم:۔ اہلسنت کے یہاں حالت اضطرار میں بھی تقیہ جائز ہے واجب نہیں اگر کوئی شخص تقیہ نہ کرے جان دے دے تو ثواب پائے گا۔

چہارم:۔ اہلسنت کے یہاں انبیاء علیہم السلام بلکہ جمیع پیشوایان دین کے لئے تقیہ جائز نہیں صرف ان لوگوں کے لئے جائز ہے جن کے تقیہ کرنے سے دین و مذہب پر کوئی اثر نہ پڑے۔ ان کھلے فرقوں کے بعد یہ کہنا کہ اہل سنت کے یہاں بھی تقیہ ہے سوائے بے حیائی کے اور کس چیز کی دلیل ہو سکتا ہے۔

۲۹۔ انتیسواں عقیدہ:۔ مذہب شیعہ میں اپنا دین چھپانے کی بڑی تاکید ہے اور دین کے ظاہر کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ اصول کافی ص ۴۸۵ میں ہے۔

عن سلیمان بن خالد قال قال ابوعبدالله علیه السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمه اعزه الله ومن اذاعه اذله الله

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تحقیق تم لوگ ایسے دین پر ہو کہ جو اس کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت دے گا اور جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔

فی الحقیقت شیعوں کا مذہب چھپانے ہی کے قابل ہے۔ انہوں نے بڑی عقل مندی کی کہ زمانہ سلف میں اپنا مذہب ظاہر نہ کیا۔ ورنہ اس کا باقی رہنا دشوار تھا۔ اب شیعوں کی کتابیں چھپ گئیں اس لئے بہت سی باتیں ان کے مذہب کی معلوم ہو گئیں لیکن علمائے شیعہ اب بھی اپنے عوام سے اپنے مذہب کے اسرار پوشیدہ رکھتے ہیں۔

۳۰- تیسواں عقیدہ:- شیعوں کے مذہب شریف میں زناء کو ایک عجیب تدبیر سے جائز کیا گیا ہے اول تو متعہ ہی کیا کم تھا اور متعہ میں بھی طرح طرح کی جدتیں مثلاً متعہ دوری وغیرہ لیکن براہ راست زنا کو بھی جائز کر لیا گیا۔ عورت و مرد تنہا راضی ہو جائیں کوئی گواہ بھی نہ ہو حضرات شیعہ کے مذہب میں یہ بھی نکاح ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال جاء امراۃ الی عمر فقالت انی زنیت فطہرنی فامر بہا ان ترجم فاخبر ذالک امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فقال کیف زنیت قالت مررت بالبادیہ فاصابنی عطش شدید فاستقیت اعرابا فابی ان یسقینی الا ان امکنہ من نفسی فلما اجہدنی فی العطش وخفت علی نفسی سقانی فامکنتہ من نفسی فقال امیر المومنین علیہ السلام ہذا تزویج ورب الکعبہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمر کے پاس آئی اور اس نے کہا میں نے زناء کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے۔ حضرت عمر نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس کی اطلاع امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو کی گئی تو انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تو نے کس طرح زناء کیا تھا اس عورت نے کہا میں جنگل میں گئی تھی وہاں مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی۔ ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا اس نے مجھے پانی پلانے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے اوپر قابو دوں جب مجھ کو پیاس نے بہت مجبور کیا اور مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہوا تو میں راضی ہو گئی اس نے مجھے پانی پلا دیا اور میں نے اس کو اپنے اوپر قابو دے دیا۔ امیر

المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو قسم

رب کعبہ کی نکاح ہے۔

دیکھئے اس روایت کے مطابق زناء کا وجود دنیا سے اٹھ گیا۔ بازاروں میں جس زناء کا ارتکاب ہوتا ہے اس میں عورت و مرد باہم راضی ہو ہی جاتے ہیں یہاں اگر پانی پلایا گیا تو وہاں اس سے بڑھ کر روپیہ دیا جاتا ہے۔ گواہ کی صیغہ نکاح کی شرط نہ یہاں ہے نہ وہاں شاباش۔

منظور ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو
مذہب وہ چاہیے کہ زناء بھی حلال ہو

۳۱۔ اکتیسواں عقیدہ:۔ متعہ مذہب شیعہ میں نہ صرف حلال بلکہ اتنی بڑی عبادت ہے کہ نماز روزہ کی بھی اس کے سامنے کچھ ہستی نہیں۔ تفسیر منہج الصادقین میں ہے کہ متعی مرد اور عورت جو حرکات کرتے ہیں۔ ہر حرکت پر ان کو ثواب ملتا ہے۔ غسل کرے تو غسالہ کے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اور بے تعداد فرشتے قیامت تک تسبیح و تقدیس میں مشغول رہیں گے اور ان کی تمام عبادات کا ثواب متعہ کرنے والوں کو ملے گا۔ ایک مرتبہ متعہ کرنے سے امام حسین کا دو مرتبہ امام حسن کا تین مرتبہ میں حضرت علی کا چار مرتبہ میں رسول خدا کا رتبہ ملتا ہے۔ جو متعہ نہ کرے گا وہ قیامت کے دن نکٹا اٹھے گا۔

حضرات شیعہ نے متعہ میں ایک لطیف صورت اور پیدا کی ہے اور اس کا نام متعہ دوریہ رکھا ہے جس کے ذکر سے بھی شرم معلوم ہوتی ہے۔ بادل نخواستہ بقدر ضرورت ذکر کیا جاتا ہے۔ صورت اس کی یہ ہے کہ دس بیس آدمی مل کر کسی ایک عورت سے متعہ کریں اور یکے بعد دیگرے اس سے ہم بستر ہوں۔ نعوذ باللہ منہ۔ اب چند روز سے شیعہ اس متعہ کا انکار کرنے لگے ہیں مگر اپنی کتابوں کو کیا کریں گے۔ قاضی نور اللہ شوستری سے کچھ نہ بن پڑا تو اپنی کتاب مصائب النواصب میں یہ قید لگا دی گئی کہ ہمارے ہاں متعہ

دوریہ اس عورت سے جائز ہے جس کا حیض بند ہو چکا ہو۔ عبارت ان کی یہ ہے۔

واما تاسعا فلان مانسبه الی اصحابنا من انهم جوزو ان يتمتع الرجال المتعدد وان ليلته واحده من امراة سواء كانت من ذوات الاقراء عام لا فمما خان فی بعض قیود وذالک لان الاصحاب قد خصوا ذالک بالاآنسه لا بما یعم بالاآنسه وغیر ہما من ذوات الاقراء	مصنف نواقض الروافض نے یہ جو ہمارے اصحاب امامیہ کی طرف منسوب کیا ہے وہ اس بات کو جائز کہتے ہیں کہ متعدد مرد ایک رات میں ایک عورت سے متعہ کریں خواہ اس عورت کو حیض آتا ہو یا نہیں، اس میں ازراہ خیانت بعض قیدیں چھوڑ دی ہیں کیوں کہ ہمارے اصحاب امامیہ نے متعدد دوریہ کو اس عورت کے ساتھ خاص کیا ہے جس کو حیض نہ آتا ہو نہ یہ کہ جس کے ساتھ چاہے کرے۔ حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

قاضی نور اللہ شوستری نے یہ جو تاویل کی ہے اگر مان بھی لی جائے تو بھی جس قدر بے حیائی اس فعل میں ہے ظاہر ہے جس مذہب میں ایسے بے حیائی کے افعال جائز ہوں اس مذہب کے عمدہ ہونے میں کیا شک ہے؟

انجم دور جدید کے نمبر چہارم میں متعہ کی بحث لکھی جا چکی ہے۔ جس میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ متعہ مذہب اسلام میں کبھی حلال نہ تھا۔ قرآن شریف کی متعدد آیتیں کی بھی اور مدنی بھی حرمت متعہ کی تعلیم دیتی ہیں۔ اس مضمون کو دیکھ کر بعض انصاف پسند شیعوں نے بھی اقرار کر لیا کہ بے شک متعہ اسلام میں کبھی حلال نہ تھا چنانچہ حکیم سید شبیر حسن صاحب مولوی فاضل کا اقرار انجم میں چھپ چکا ہے۔

۳۲- بتیسواں عقیدہ:- تبرابازی کے متعلق ہے۔اس کے لئے کسی خاص کتاب کے حوالے کی ضرورت نہیں۔ مذہب شیعہ کا رکن اعظم یہی ہے کہ صحابہ کرام کو گالیاں دی جائیں۔اس گالی دینے کی بدولت ذلت ہوتی ہے۔خونریزی ہوتی ہے۔دفعہ تعزیرات کے ماتحت سزائیں ملتی ہیں مگر پھر باز نہیں آتے۔

۳۳- تینتیسواں عقیدہ:- غیر مسلم عورتوں کو ننگا دیکھنا مذہب شیعہ میں جائز ہے۔ فروع کافی جلد دوم ص ۱۶ میں ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال النظر الی عودت من لیس بمسلم مثل نظرک الی عورد الحمار	امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان نہ ہو اس کی شرمگاہ کا دیکھنا ایسا ہے جیسے گدھے کی شرمگاہ کو دیکھنا۔

۳۴- چوتیسواں عقیدہ:- مذہب شیعہ میں ستر عورت صرف بدن کا رنگ ہے خود آئمہ معصومین اپنے عضو مخصوص پر چونہ لگا کر سامنے ننگے ہو جایا کرتے تھے۔ فروع کافی جلد دوم ص ۱۶ میں ہے۔

ان اباجعفر علیہ السلام کان یقول من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یدخل الحمام الا بمیزر قال فدخل ذات یوم الحمام نتنور فلما ان اطبقت النورد علی بینہ القی المیزر فقال نہ مولی لہ بابی انت وامی انک لتومینا بالمیزر دقد القیتہ عن نفسک فقال اما علمت ان النورد قد اطبقت العورد	امام باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں بغیر پائجامہ کے نہ داخل ہو پھر امام ممدوح ایک دن حمام میں گئے اور چونہ لگایا جب چونہ لگ گیا تو پائجامہ اتار کر پھینک دیا ان کے ایک غلام نے ان سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ ہم کو پائجامہ پہننے کی تاکید کرتے ہیں مگر خود آپ نے اتار دیا تو امام

نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے؟ کہ چونہ نے

ستر کو چھپالیا۔

۳۵۔ **پینتیسواں عقیدہ:۔** عورتوں کے ساتھ خلاف وضع فطرت حرکت کا جواز مذہب شیعہ میں متفق علیہ کافی استبصار تہذیب سب میں اس کی روایات موجود ہیں بلکہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ امام سے پوچھا گیا کہ آپ بھی اپنی بی بی کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ امام نے اس کے جواب میں انکار کیا ہے۔

لطف یہ ہے کہ اس مسئلہ کا جواز قرآن شریف سے ثابت کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا نسائکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں سے جہاں سے چاہو آؤ۔ حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے یوں ہونا چاہیے کہ جس طرح چاہو آؤ۔ کھیتی کا مضمون خود اس کو بتارہا ہے کیونکہ کھیتی کا مقام صرف ایک ہی ہے بعض علماء شیعہ نے اہل سنت کی کتابوں سے بھی اس فعل قبیح کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ کامیاب نہ ہوئے۔ (دیکھو تبقاب لال اکلذاب)

۳۶۔ **چھتیسواں عقیدہ:۔** بے وضو اور بلا غسل سجدہ تلاوت اور نمازہ جنازہ شیعوں کے یہاں درست ہے۔ ان کی کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے لہذا طول دینے کی حاجت نہیں۔ طہارت کے مسائل مذہب شیعہ میں بہت نفیس نفیس ہیں۔ پیشاب کی بڑی قدر ہے مگر اب اسوقت طول دینے کو دل نہیں چاہتا۔ انشاء اللہ تعالی آئندہ دیکھا جائیگا۔

۳۷۔ **سینتیسواں عقیدہ:۔** مذہب شیعہ میں دغا و فریب ایسی عمدہ چیز ہے کہ آئمہ اکثر اپنے مخالفوں کی نماز جنازہ میں شرکت کرتے اور بجائے دعا کے نماز میں بددعا دیتے تھے اور اپنے متبعین کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے کہ تم بھی ایسا کیا کرو۔ لوگ سمجھتے تھے کہ امام نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں اور وہاں معاملہ برعکس ہے۔ فروع کافی جلد اول صفحہ ۹۹ میں ہے۔

عن ابی عبدالله علیه السلام ان رجلا من المنافقین مات فخرج الحسین بن علی صلوات الله علیه یمشی فلقیه مولا له فقال له الحسین علیه السلام این تذهب یا فلان قال فقال له مولاه افر من جنازه ہذا المنافق ان اصلی علیہا فقال له الحسین علیه السلام انظر ان تقوم علی یمینی فما سمعتی اقول فقل مثله فلما ان کبر علیه ولیه قال الحسین علیه السلام الله اکبر اللہم العن فلانا عبدک الف لعنه مئوتلفه غیر مختلفه اللہم اخزک عبدک فی عبادک وبلادک واصله حر نارک واذقه اشد عذابک فانه کان یتولی اعدائک ویعادی اولیاءک ویبغض اہل بیت نبیک

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ایک شخص منافقوں میں سے مرگیا۔ امام حسین صلوات اللہ علیہ اس کے جنازہ کے ہمراہ چلے راستہ میں غلام ان کا ان کو ملا اس سے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ تو کہاں جاتا ہے۔ اس نے کہا میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگتا ہوں نہیں چاہتا کہ اس پر نماز پڑھوں۔ حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا دیکھو میری داہنی جانب کھڑا ہو اور جو کچھ مجھے کہتے ہوئے سنا وہی تو بھی کہنا پھر جب اس منافق کے ولی نے تکبیر کہی تو حسین علیہ السلام نے تکبیر کہہ کر یہ دعا مانگی کہ یا اللہ اپنے فلانے بندے پر لعنت کر ہزار لعنتیں جو ساتھ ساتھ ہوں مختلف نہ ہوں یا اللہ اپنے اس بندے کو دوسرے بندوں میں اور شہروں میں رسوا کر اور اپنی آگ کی گرمی میں اس کو ڈال اور سخت عذاب اس پر کر کیوں کہ وہ تیرے دشمنوں سے دوستی رکھتا تھا اور تیرے دوستوں سے دشمنی رکھتا تھا اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا۔

ف:- دیکھئے یہ امام معصوم ہیں جو اس طرح لوگوں کو فریب دے رہے ہیں اگر اس منافق کی نماز جنازہ جائز ہی نہ تھی تو امام کو علیحدہ رہنا چاہیے تھا خواہ مخواہ نماز جنازہ میں شریک ہو کر بددعا کس قدر مذموم خصلت ہے؟ غلام بے چارہ جا رہا تھا اس کو زبردستی امام نے شریک کر کے اپنے ساتھ فریب دہی کا مرتکب بنایا۔ کتب شیعہ میں اس قسم کے افعال اور آئمہ سے بھی منقول ہیں۔ (استغفراللہ)

۳۸۔ اڑتیسواں عقیدہ:- مذہب شیعہ میں ائمہ کی زیارت کی بھی نماز پڑھی جاتی ہے اور اس میں ان کی قبروں کی طرف منہ کیا جاتا ہے۔ قبلہ رو ہونے کی شرط نہیں۔ یہ مسئلہ بھی ان کی کتب حدیث و فقہ میں مذکور ہے اور غالبا شیعہ اس کو عیب بھی نہیں سمجھتے کیوں کہ کعبہ مکرمہ سے ان کو چنداں تعلق نہیں دین اسلام کی تمام چیزوں سے ان کی بے تعلقی ظاہر ہے۔ صرف زبان سے تعلق کا اظہار محض اس لئے کرتے ہیں کہ ناواقف لوگ ان کو اسلامی فرقوں میں شمار کریں اور مسلمانوں کو بہکانے کا موقع ملے۔

۳۹۔ انتالیسواں عقیدہ:- مذہب شیعہ میں نجاست میں پڑی ہوئی روٹی کی اس درجہ قدر ہے کہ اس کو آئمہ معصومین کی غذا بتایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو شخص اس روٹی کو کھالے گا جنتی ہو گا۔ من لا یحضرہ الفقیہ باب المکان للحدث میں ہے۔

دخل ابو جعفر الباقر الخلاء فوجد لقمه خبز فی القذر فاخذها وغسلها ودفعها الی مملوک معه وقال یکون معک لاکلها اذا خرجت فلما خرج قال للمملوک این اللقمه قال اکلتها یا ابن رسول الله فقال انها ما استقرت فی	امام باقر علیہ السلام ایک روز پاخانہ گئے تو انہوں نے ایک لقمہ نجاست میں گرا ہوا پایا پس اس کو اٹھالیا اور دھوایا اور ایک غلام کو جو ان کے ہمراہ تھا فرمایا کہ اس کو اپنے پاس رکھ جب میں نکلوں گا تو اس کو کھاؤں گا چنانچہ جب نکلے تو اس غلام سے

جوف احد الا وجبت له الجنته فاذهب فانت حر فانی اکرہ ان استخدم من اہل الجنه	پوچھا کہ وہ لقمہ کہاں ہے۔ غلام نے کہا اے فرزند رسول اللہ! میں نے اسے کھا لیا۔ امام نے فرمایا وہ لقمہ جس کے پیٹ میں جائے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ تو جا تو آزاد ہے کیوں کہ اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ جنتی سے خدمت لوں۔

۴۰۔ چالیسواں عقیدہ:- شیعوں نے جو حدیثیں آئمہ کی طرف منسوب کر کے روایت کی ہیں ان میں اس قدر اختلاف ہے کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں اماموں کے مختلف اقوال نہ ہوں۔ اس اختلاف نے مجتہدین شیعہ کو سخت پریشان کر رکھا ہے۔ بیچارے اکثر تو یہ کرتے ہیں کہ مختلف حدیثوں میں ایک کو امام کا اصلی مذہب کہہ دیتے ہیں اور دوسری حدیثوں کو تقیہ کہہ کر اڑا دیتے ہیں مگر کہیں یہ بات بھی نہیں بنتی۔ اس وقت سخت حیران ہوتے ہیں۔ مولوی دلدار علی صاحب نے "اساس الاصول" میں مجبور ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ اگر ہمارے اختلاف کو دیکھو تو حنفی شافعی کے اختلاف سے بدرجہا زائد ہے۔ مولوی دلدار علی نے یہاں تک اقرار کرلیا کہ ہمارے آئمہ کا اختلاف عقدہ لاینحل ہے اور ہر جگہ اس بات کو معلوم کر لینا کہ یہ اختلاف کیوں ہے۔ انسانی طاقت سے باہر ہے۔ بہت سے شیعہ اس اختلاف کو دیکھ کر مذہب شیعہ سے پھر گئے۔

"اساس الاصول" ص ۵۱ میں ہے۔

الاحادیث الماثورد عن عن الائمه مختلفه جدا لا یکاد یوجد حدیث الاوفی مقابله ماینافیه ولا یتفر خبر الاوبازانه مایضاد حتی صار ذالک	جو حدیثیں آئمہ سے منقول ہیں۔ ان میں بہت اختلاف ہے۔ کوئی حدیث ایسی نہیں مل سکتی جس کے مقابلہ میں دوسری حدیث نہ ہو اور کوئی خبر ایسی نہیں ہے جس کے

سببا لرجوع بعض الناقصين عن اعتقاد الحق كما صرح به شيخ الطائفه فى اوائل التهذيب والاستبصار ومنا شئى بهذاه الاختلافات كثيرة جدا من التقيته والوضع السامع والنسخ التخصيص والتعقيد و غير بهذاه المذكورات من الامور الكثير دكماوقع التصريح على اكثرها فى الاخبار الماثورد عنهم ليتاز المناشى بعضها عن بعض فى باب كل حديثين مختلفين بحيث يحصل العلم واليقين يتعين المنشاء عرجدا وفوق الطاقه كمالا يخفى

مقابلہ میں دوسری ضد موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس اختلاف کے سبب سے بعض ناقص لوگ اعتقاد حق (یعنی مذہب شیعہ) سے پھر گئے جیسا کہ شیخ الطائفہ نے تہذیب واستبصار کے شروع میں اس کی تصریح کی ہے اور اس اختلاف کے اسباب بہت ہیں مثلاً تقیہ اور جعلی حدیثیں کا بنایا جانا اور سننے والے سے اشتباہ کا ہو جانا اور منسوخ ہو جانا یا خاص اور مقید کا ہو جانا اور علاوہ ان مذکورہ باتوں کے بہت سی باتیں ہیں۔ چنانچہ اکثر باتوں کی تصریح ان روایات میں ہے جو آئمہ سے منقول ہیں اور ہر دو مختلف حدیثوں میں یہ پتہ لگانا کہ کس سبب سے اختلاف ہوا اس طور پر کہ تعین سبب کا علم ویقین ہو جائے نہایت دشوار بلکہ طاقت انسانی سے بالاتر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

جناب شیعہ صاحب اپنی احادیث کے اس عظیم وشدید اختلافات کو دیکھئے اور اس پر غور کریں کہ ان مختلف حدیثوں میں آپ کے اسلاف نے جس کو چاہا امام کا اصلی مذہب کہہ دیا جس کو چاہا تقیہ وغیرہ کہہ کر اڑا دیا کیوں کہ بقول مولوی دلدار علی صاحب کے ہر جگہ سبب اختلاف کا معلوم کرنا طاقت انسانی سے بالاتر ہے۔ کیا باوجود اس کے بھی آپ اپنے کو پیرو آئمہ کہہ سکتے ہیں۔ شرم۔ شرم۔ شرم

جن مسائل کا ذکر تنبیہ الحائرین کے دیباچہ میں تھا ان کا بیان ختم ہو چکا اور کتب شیعہ کا حوالہ بقدر ضرورت دیا جا چکا ہے۔ اب چند امور اور جن کا وعدہ اسی تکملہ پر محمول تھا ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ پر قرآن شریف جلانے کا اہتمام

یہ ایک پرانا فرسودہ طعن ہے جس کا معقول جواب اہل سنت کی طرف سے بارہا دیا گیا اور اس جواب کا کوئی رد حضرات شیعہ کی طرف سے نہیں ہو سکا مگر مقتضائے حیا حضرات شیعہ اس جواب سے آنکھ بند کر کے پھر جہاں موقع پاتے ہیں اس طعن کو ذکر کر دیتے ہیں۔(۱) حائری صاحب نے بھی جاہلوں اور بے وقوفوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس طعن کو بیان کیا ہے اور چھ کتابوں کے نام بھی لکھ دیئے ہیں کہ ان میں یہ طعن مذکور ہے اور لکھا ہے کہ ان کتابوں (۲) کی عبارتیں رسالہ موعظہ حسنہ میں نقل کر چکا ہوں۔ حائری صاحب تفسیر اتقان وغیرہ دیکھیں تو ان کو معلوم ہو گا کہ اس زمانہ میں اکثر لوگوں نے اپنے اپنے مصحف میں اپنی یادداشت کے لئے تفسیری الفاظ اور منسوخ التلاوۃ آیتیں قرآن شریف کی آیتوں کے ساتھ ملا کر لکھ لی تھیں۔ اس وقت تو ان لوگوں کو کسی قسم کے اشتباہ کا اندیشہ نہ تھا لیکن اگر وہ مصاحف رہ جاتے تو آئندہ نسلوں کو بہت اشتباہ ہوتا۔ یہ پتہ نہ چلتا کہ لفظ قرآنی کون ہے اور تفسیری لفظ کون ہے۔ منسوخ التلاوۃ کون کون آیات ہیں اور غیر منسوخ کون کون۔ لہٰذا حضرت عثمان نے بمشورہ جمہور صحابہ ان مصاحف کو معدوم کر دیا اور ان کے معدوم کرنے کی سب سے بہتر صورت یہی تھی کہ ان کو جلا دیا جائے۔ سنن ابی داؤد میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

لا تقولوا فی عثمان الا خیرا فانه مافعل فی المصاحف الا عن ملا منا	حضرت عثمان کے حق میں سوا کلمہ خیر کے کچھ نہ کہو کیوں کہ انہوں نے مصاحف کے بارہ میں جو کچھ کیا وہ ہم سب کے مشورہ سے کیا۔

پھر یہ بھی دیکھنے کی بات ہے کہ جب تفسیری الفاظ بھی قرآن کے ساتھ مخلوط تھے تو

آیا اس مجموعہ کو قرآن کہا جا سکتا ہے ہرگز نہیں۔

اگر حائری صاحب کسی روایت سے یہ ثابت کر دیں کہ حضرت عثمان نے جن مصاحف کو جلوایا تھا ان میں خالص قرآن تھا اور منسوخ التلاوت آیتیں اس میں نہ تھیں تو جو انعام وہ اپنے منہ سے مانگیں ان کو دیا جائے گا۔

جناب حائری صاحب کو خبر نہیں کہ احراق قرآن کے طعن کا ایسا نفیس جواب اہل سنت نے دیا ہے کہ علمائے شیعہ کو مجبور ہو کر اس کی تعریف کرنی پڑی۔ علامہ ابن میسم بحرانی شرح نہج البلاغہ میں مطاعن حضرت عثمان کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

وقد اجاب الناصرون لعثمان عن ہذا الاحداث باجوبہ مستحسنہ وہی مذکورۃ فی المطولات	حضرت عثمان کے طرف داروں نے ان اعتراضات کے عمدہ عمدہ جوابات دیئے جو بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔

حضرت عثمان نے ان مصاحف کو معدوم کر کے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ورنہ آج قرآن شریف کی حالت بھی توریت و انجیل کی سی ہوتی مگر جن کو قرآن شریف سے تعلق نہیں وہ اس احسان کی کیا قدر کر سکتے ہیں۔

مصحف فاطمہ رض و کتاب علی رض وغیرہ

شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے نہ ہو سکتا ہے۔ حضرات شیعہ نے قرآن سے منحرف کرنے کے لئے دینی مسائل کے کئی ایک فرضی ماخذ بنائے اور آئمہ سے ان کی روایتیں نقل کیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ مصحف فاطمہ جس کی بابت امام صادق کا قول ہے۔ "تمہارے قرآن سے تگنا ہے اور واللہ اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف نہیں۔" (اصول کافی ص ۱۴۶) دوسرے جفر جس کی بابت امام جعفر صادق کا ارشاد ہے کہ "وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہے جس میں تمام انبیاء اور اوصیاء اور علمائے بنی اسرائیل کے علم

بھرے ہوئے ہیں۔(اصول کافی ص ۱۴۶) دوسرے کتاب علی جس کی بابت زرارہ صاحب کا بیان ہے کہ مجھے امام جعفر صادق نے وہ کتاب دکھائی اونٹ کی ران کے برابر موٹی تھی اور اس میں تمام مسلمانوں کے خلاف مسائل لکھے ہوئے تھے" (فروع کافی جلد سوم ص ۵۲) چوتھے مصحف علی جس کی بابت ہم تنبیہہ الحائرین میں کتب شیعہ کی عبارتیں نقل کر چکے ہیں۔وہ ہمارے قرآن سے بالکل مختلف تھا۔کمی بیشی تغیر و تبدل غرض ہر لحاظ سے اصل اور ہمارے قرآن میں بڑا فرق تھا۔حائری صاحب کتاب القوانین الاصول سے یہ نقل کرنا کہ صرف احادیث قدسیہ کا اختلاف تھا قابل اعتبار نہیں کیونکہ قوانین الاصول میں صدوق کا قول ہے اور صدوق منجملہ ان چار اشخاص کے ہے جو تحریف قرآن کے منکر ہیں اور اس کے لئے اپنی روایات کے خلاف باتیں بناتے ہیں جیسا کہ تنبیہہ الحائرین مین لکھا جا چکا ہے۔ ہذا اخر الکلام بالاختصار الاتمام والحمد للہ تعالی

موجودہ دور کے حقیقی تقاضے

اسلام کے خلاف خطرناک سازشوں کا انکشاف

ہر مسلمان کیلئے

سپاہ صحابہ میں شمولیت کیوں ضروری ہے؟

ہدیہ: 10 روپیہ - صفحات: 24

ناشر: **اشاعت المعارف**

ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون نمبر 640024

ادارہ اشاعت المعارف کی شہرۂ آفاق مطبوعات

نام کتاب	ہدیہ
رہبر و رہنما	140 روپے
اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت	150 روپے
خلافت و حکومت	200 روپے
تعلیمات آل رسول ﷺ	200 روپے
امام مہدی	120 روپے
پھر وہی قید قفس	120 روپے
حضرت ابوبکر صدیقؓ	10 روپے
حضرت عمر فاروقؓ	10 روپے
حضرت عثمان غنیؓ	10 روپے
حضرت علی المرتضیٰؓ	10 روپے
حضرت امیر معاویہؓ	10 روپے
حضرت حسنؓ	7 روپے
حضرت حسینؓ	7 روپے
حضرت خالد بن ولیدؓ	10 روپے
حضرت عائشہ صدیقہؓ	10 روپے
حضرت فاطمۃ الزہراؓ	10 روپے
حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ	15 روپے
حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ	10 روپے
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ	12 روپے
اسلام سچا دین۔ غیر مسلموں کی گواہی	50 روپے
تاریخ کالا پانی	60 روپے
خمینی ازم اور اسلام	60 روپے
پیغام توحید و سنت	30 روپے
تحریک آزادی کے نامور سپوت	40 روپے
سپاہ صحابہ کا نصب العین	50 روپے
حقیقت مذہب شیعہ	20 روپے

نام کتاب	ہدیہ
بطلان مذہب شیعہ	25 روپے
سیدنا معاویہؓ	10 روپے
فیصل اک روشن ستارہ	160 روپے
ممبران پارلیمنٹ	15 روپے
یورپ کے سنگین مجرم	20 روپے
مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی جدوجہد	15 روپے
صحابہ کرامؓ کا مختصر تعارف	12 روپے
پیغمبر اسلامؐ کا مختصر تعارف	15 روپے
جدید دور میں مسلمانوں کی ذمہ داری	12 روپے
گستاخ صحابہؓ کی شرعی سزا	15 روپے
آئمہ اہل بیت کی طرف سے صحابہؓ کی محبت و عظمت کا اعلان	10 روپے
مناقب صحابہؓ پر چالیس احادیث	10 روپے
سپاہ صحابہ میں شمولیت کیوں ضروری ہے؟	10 روپے
حیات مولانا محمد اعظم طارق	150 روپے
اہل بیت کا مختصر تعارف	12 روپے
شاہکار انٹرویو	15 روپے
سپاہ صحابہ کیا ہے اور کیا چاہتی ہے؟	5 روپے
چارٹ	
علماء دیوبند کا تعارف اور ان کی خدمات	25 روپے
سپاہ صحابہ کیا ہے اور کیا چاہتی ہے؟	25 روپے
ختم نبوت	20 روپے
خلافت راشدہ	20 روپے
سیدنا امیر معاویہؓ	20 روپے
صحابہ کرامؓ کے فضائل (عربی)	20 روپے

ناشر: ادارہ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد فون: 640024